سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

(بدھ15، جمعرات16، جمعتہ المبارک17، سوموار20-جولائی2020)

(یوم الاربعاء23، یوم الخمیس24، یوم الجمع25، یوم الاثنین28-ذیقعد1441ھ)

سترہویں اسمبلی : تئیسواں اجلاس

جلد23 : شمارہ جات : 1تا4

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

تئیسواں اجلاس

بدھ،15۔جولائی2020

جلد 23 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	ایجنڈا	-----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	7
4۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	15
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	16
6۔	چیئرمینوں کا پینل	-----------	17

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تعزیت	
7-	معزز ممبر اسمبلی محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کے والد، نشتر ہسپتال کے ڈاکٹر مصطفیٰ کمال پاشا اور قائد اعظم کے نواسے جناب محمد اسلم جناح کی وفات پر دعائے مغفرت ----------	17
	پوائنٹ آف آرڈر	
8-	قائمہ کمیٹیوں کو مضبوط کرنے کے لئے پنجاب اسمبلی کے قواعد انضباط کار میں ترمیم کے لئے ایوان کی کمیٹی تشکیل دینے کا مطالبہ----------	18
	سوالات (محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)	
9-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	20
10-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)----------	50
11-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	74
	سرکاری کارروائی	
	آرڈیننسز (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	
12-	آرڈیننس راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2020 ----------	81
13-	آرڈیننس (ترمیم) (تنسیخ) ناپسندیدہ کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب 2020----------	81
14-	آرڈیننس (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز 2020 ----------	82
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
15-	مسودہ قانون (تدارک و کنٹرول) وبائی امراض پنجاب 2020 ----------	82
16-	مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2020 ----------	85
17-	مسودہ قانون امتناع ذخیرہ اندوزی پنجاب 2020 ----------	87

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
18-	مسودہ قانون (ترمیم) (پروموشن اینڈ ریگولیشن) پرائیویٹ تعلیمی ادارے پنجاب 2020	90
	جمعرات،16-جولائی2020	
	جلد23 : شمارہ 2	
19-	ایجنڈا	95
20-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	97
21-	نعت رسول مقبول ﷺ	98
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)	
22-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	99
23-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	148
24-	غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب	164
	توجہ دلاؤ نوٹس	
25-	(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)	166
	تحاریک التوائے کار	
26-	پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ کی مالی مشکلات کی وجہ سے ہزاروں طالبات تعلیمی وظائف سے محروم (---جاری)	167
	پوائنٹ آف آرڈر	
27-	جنوبی پنجاب کا سیکرٹریٹ ملتان یا بہاولپور میں بننے سے متعلق حکومت سے وضاحت کا مطالبہ	168
28-	ڈنڈوت سیمنٹ فیکٹری بند ہونے سے سینکڑوں خاندان روزگار سے محروم	169

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار (۔۔۔جاری)	
29۔	پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے ملازمین کی تنخواہ میں کٹوتی کے باوجود گھر اور پلاٹ سے محروم ہونا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	171
	پوائنٹ آف آرڈر	
30۔	ہائرایجوکیشن کے مختلف کالجوں میں سکیورٹی گارڈز تنخواہ سے محروم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	172
	تحاریک التوائے کار (۔۔۔جاری)	
31۔	لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ تحصیل اٹھارہ ہزاری کے (مرحوم) ملازم کی بیوہ کو واجبات کی ادائیگی کا مطالبہ۔۔۔۔۔۔۔۔	173
32۔	قیدی محمد اقبال اور محمد انور کی عمر کم ہونے کی وجہ سے سزائے موت ختم کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	176
33۔	سرکاری محکموں میں قانونی مشیران کی تعیناتی محکمہ قانون کی منظوری سے کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	177
	پوائنٹ آف آرڈر	
34۔	قائمہ کمیٹیوں کی عدم تشکیل کے باوجود براہ راست بزنس آنے پر حکومت سے وضاحت کا مطالبہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	178
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
35۔	پرائس کنٹرول پر عام بحث ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	180

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعتہ المبارک، 17-جولائی 2020	
	جلد 23 : شمارہ 3	
36-	ایجنڈا ----------	219
37-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	221
38-	نعت رسول مقبولﷺ ----------	222
	سوالات (محکمہ مواصلات و تعمیرات)	
39-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	223
40-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	242
	تحاریک التوائے کار	
41-	آلو کی قیمت مقرر نہ ہونے کی وجہ سے کسانوں کو پریشانی کا سامنا (---جاری) ----------	265
42-	ماموں کانجن شہر سے گزرنے والے سیم نالے کا پُل گرنے کا خدشہ (---جاری) ----------	266
43-	سمندری سے کمالیہ اور سمندری سے ماموں کانجن کی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار (---جاری) ----------	266
44-	ظفر چوک سمندری سے گزرنے والی نہر پر از سر نو پل تعمیر کرنے کا مطالبہ (---جاری) ----------	267
45-	ٹڈی دل کا فصلات پر حملہ (---جاری) ----------	268
46-	صحافی کالونی ہر بنس پورہ لاہور میں بااثر افراد کی قبضہ کی کوشش (---جاری) ----------	270
47-	ٹاؤن کمیٹی ماموں کانجن میں سیوریج کی صفائی کے لئے مشینری کی عدم دستیابی (---جاری) ----------	271

صفحہ نمبر	نمبر شمار مندرجات
	48- سرکاری اراضی کو مزارعین سے واپس لے کر
273 ------------	دوبارہ نیلامی میں دینے سے الاٹیوں کو پریشانی کا سامنا
	سرکاری کارروائی
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)
275------------	49- مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2020
	بحث
275------------	50- زراعت اور خوراک پر عام بحث
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)
	51- حکومت پنجاب کے حسابات اور آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ پر پبلک
283--------	اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع
284----------	52- زراعت اور خوراک پر عام بحث (---جاری)
	پوائنٹ آف آرڈر
	53- ایوان میں کی گئی تقریر کی ویڈیو بنانے اور ویڈیو کو وائرل کرنے پر متعلقہ
301 ---------	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 پر سختی سے عملدرآمد کا مطالبہ
	سوموار، 20-جولائی 2020
	جلد 23 : شمارہ 4
307 ------------	54- ایجنڈا
309 ------------	55- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
310 ------------	56- نعت رسول مقبول ﷺ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تعزیت	
57-	کورونا وبا سے جاں بحق ہونے والے ڈاکٹرز، نرسز اور ٹیکنیشن کے لئے دعائے مغفرت ----------	311
	سوالات (محکمہ سکولز ایجوکیشن)	
58-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	312
59-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	352
60-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	383
	توجہ دلاؤ نوٹس	
61-	گجومتہ لاہور میں فائرنگ سے دو افراد کی ہلاکت ----------	399
62-	ہربنس پورہ لاہور میں ہیڈ کانسٹیبل سمیت دو افراد کا قتل ----------	399
63-	تھانہ فیکٹری ایریا فیصل آباد ڈجکوٹ روڈ پر جانی پان شاپ کے مالک کے گھر ڈکیتی ----------	400
	تحاریک التوائے کار	
64-	جناح ہسپتال کے سرجیکل ٹاور کی تعمیر میں تاخیر (---جاری) ----------	401
	سرکاری کارروائی	
	عام بحث	
65-	صحت پر عام بحث ----------	403
66-	انڈکس	

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(60)/2020/2289. Dated: 11th July, 2020. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar**, Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Wednesday, 15th July 2020 at 02:00 pm** in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated: Lahore, the
11th July, 2020

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 15-جولائی 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2020

ایک وزیر آرڈیننس راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس (ترمیم) (تنسیخ) ناپسندیدہ کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب 2020

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) (تنسیخ) ناپسندیدہ کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ آرڈیننس (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز 2020

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4

(بی) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون(تدارک وکنٹرول)وبائی امراض پنجاب2020(مسودہ قانون نمبر6بابت2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تدارک وکنٹرول)وبائی امراض پنجاب2020 (مسودہ قانون نمبر6بابت2020)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور مورخہ 8۔ مئی2020 کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کے سپرد کیا گیا، کو قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6) کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تدارک وکنٹرول)وبائی امراض پنجاب2020 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون(پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی2020(مسودہ قانون نمبر12بابت2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2020(مسودہ قانون نمبر12بابت2020)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور مورخہ 8۔ مئی2020 کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون کے سپرد کیا گیا، کو قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ154(6) کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2020 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون امتناع ذخیرہ اندوزی پنجاب2020(مسودہ قانون نمبر10بابت2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون امتناع ذخیرہ اندوزی پنجاب2020(مسودہ قانون نمبر10بابت2020)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور مورخہ 8۔ مئی2020 کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے صنعت، تجارت وسرمایہ کاری کے سپرد کیا گیا، کو قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ154(6) کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون امتناع ذخیرہ اندوزی پنجاب2020 منظور کیا جائے۔

5

4۔ مسودہ قانون(ترمیم)(پروموشن اینڈ ریگولیشن) پرائیویٹ تعلیمی ادارے پنجاب 2020
(مسودہ قانون نمبر 11 بابت 2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(پروموشن اینڈ ریگولیشن)پرائیویٹ تعلیمی ادارے پنجاب 2020(مسودہ قانون نمبر 11 بابت 2020)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور مورخہ 8۔مئی 2020 کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے سکولز ایجوکیشن کے سپرد کیا گیا، کو قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6) کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(پروموشن اینڈ ریگولیشن)پرائیویٹ تعلیمی ادارے پنجاب 2020 منظور کیا جائے۔

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئر مینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
3۔	سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے	پی پی۔296
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو۔331

کابینہ

1۔	جناب عبد العلیم خان	:	سینئر وزیر، وزیر خوراک
2۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
3۔	جناب محمد بشارت راجہ	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، سماجی بہبود و بیت المال
4۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

8

5-	جناب فیاض الحسن چوہان	:	وزیر اطلاعات / کالونیز
6-	جناب یاسر ہمایوں	:	وزیر ہائر ایجوکیشن پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*
7-	جناب عمار یاسر	:	وزیر کانکنی و معدنیات
8-	جناب محمد اخلاق	:	وزیر خصوصی تعلیم
9-	جناب محمد رضوان	:	وزیر تحفظ ماحول
10-	سید سعید الحسن	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
11-	جناب عنصر مجید خان نیازی	:	وزیر محنت و انسانی وسائل
12-	جناب محمد سبطین خان	:	وزیر جنگلات
13-	جناب محمد اجمل	:	وزیر چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
14-	چودھری ظہیر الدین	:	وزیر پبلک پراسیکیوشن
15-	جناب ممتاز احمد	:	وزیر آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
16-	محترمہ آشفہ ریاض	:	وزیر ترقی خواتین
17-	جناب محمد تیمور خان	:	وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت
18-	مہر محمد اسلم	:	وزیر امداد باہمی
19-	میاں خالد محمود	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
20-	میاں محمد اسلم اقبال	:	وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
21-	جناب مراد راس	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
22-	میاں محمود الرشید	:	وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
23-	ملک اسد علی	:	وزیر جنگلی حیات و ماہی پروری

9

24- جناب محمد ہاشم ڈوگر : وزیر بہبود آبادی

25- سردار محمد آصف نکئی : وزیر مواصلات و تعمیرات

26- سید صمصام علی شاہ بخاری : وزیر اشتمال املاک

27- ملک نعمان احمد لنگڑیال : وزیر زراعت

28- سید حسین جہانیاں گردیزی : وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

29- جناب محمد اختر : وزیر توانائی

30- جناب زوار حسین وڑائچ : وزیر جیل خانہ جات

31- جناب محمد جہانزیب خان کھچی : وزیر ٹرانسپورٹ

32- جناب شوکت علی لالیکا : وزیر زکوٰۃ و عشر

33- مخدوم ہاشم جواں بخت : وزیر خزانہ

34- جناب محمد محسن لغاری : وزیر آبپاشی

35- سردار حسنین بہادر : وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ

36- محترمہ یاسمین راشد : وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن

37- جناب اعجاز مسیح : وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

11

4- پارلیمانی سیکرٹریز

1-	راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2-	چودھری محمد عدنان	:	مال
3-	جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
4-	ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5-	راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6-	جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7-	میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8-	چودھری لیاقت علی	:	صعنت، تجارت و سرمایہ کاری
9-	جناب ساجد احمد خان	:	سکولز ایجوکشن
10-	جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
11-	چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری، محصولات و نار کوٹکس کنٹرول
12-	جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
13-	جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
14-	جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف و مذہبی امور
15-	جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول
16-	جناب شکیل شاہد	:	محنت
17-	جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
18-	جناب شہباز احمد	:	لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ

12

19۔ جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی وترقیات
20۔ جناب نذیر احمد چوہان	:	بیت المال
21۔ جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
22۔ جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
23۔ سید عباس علی شاہ	:	قانون وپارلیمانی امور
24۔ جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات وثقافت
25۔ میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
26۔ جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
27۔ رائے ظہور احمد	:	خوراک
28۔ سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ وپروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29۔ جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی ومعدنیات
30۔ جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ وعشر
31۔ جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
32۔ جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
33۔ جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
34۔ جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
35۔ جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات وتعمیرات
36۔ جناب محمد طاہر	:	زراعت
37۔ سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
38۔ جناب مہندرپال سنگھ	:	انسانی حقوق

13

قائم مقام ایڈووکیٹ جنرل

جناب محمد شان گل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب محمد خان بھٹی

ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

15

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

بدھ، 15-جولائی 2020

(یوم الاربعاء، 23-ذیقعد 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 40 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٦٠﴾ عَلٰٓى
اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾
وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾
اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾
لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٥﴾ اِنَّا
لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ
الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٨﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ
الْمُنْزِلُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾

سورۃ الواقعۃ آیات 60 تا 70

ہم نے تم میں مرنا ٹھہرا دیا ہے اور ہم اس (بات) سے عاجز نہیں(60) کہ تمہاری طرح کے اور لوگ تمہاری جگہ لے آئیں اور تم کو ایسے جہان میں جس کو تم نہیں جانتے پیدا کر دیں(61) اور تم نے پہلی پیدائش تو جان ہی لی ہے پھر تم سوچتے کیوں نہیں(62) بھلا دیکھو تو کہ جو کچھ تم بوتے ہو(63) تو کیا تم اُسے اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہیں؟(64) اگر ہم چاہیں تو اسے چورا چورا کر دیں اور تم باتیں بناتے رہ جاؤ(65) (کہ ہائے) ہم تو مفت تاوان میں پھنس گئے(66) بلکہ ہم ہیں ہی بے نصیب(67) بھلا دیکھو تو کہ جو پانی تم پیتے ہو(68) کیا تم نے اس کو بادل سے نازل کیا ہے یا ہم نازل کرتے ہیں؟(69) اگر ہم چاہیں تو ہم اسے کھاری کر دیں پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے؟(70)

وما علینا الا البلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

قرآن کے لفظ لفظ کی سچی دلیل ہیں
میرے حضورؐ میرے خدا کی دلیل ہیں
پیغمبروں کی بھیڑ میں تنہا دکھائی دیں
تاریکیوں میں شمع جلاتی دلیل ہیں
سایہ بھی پیش کر نہ سکے کوئی روشنی
اپنے وجود پاک پہ خود ہی دلیل ہیں
گزرے نہ کیوں اِنہی کے حوالے سے زندگی
وہ مستقل جواز ہیں حتمی دلیل ہیں
نبیوں میں ان کی ذات مظفرؔ ہے آخری
لیکن وجودِ حق کی وہ پہلی دلیل ہیں

جناب سپیکر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1. میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی۔258
2. جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی۔29
3. سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے پی پی۔296
4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو۔331

شکریہ

تعزیت

معزز ممبر اسمبلی محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کے والد، نشتر ہسپتال کے ڈاکٹر مصطفیٰ کمال پاشا اور قائداعظم کے نواسے جناب محمد اسلم جناح کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری ایم پی اے کے والد سید زاہد حسین بخاری اور نشتر ہسپتال کے ڈاکٹر مصطفیٰ کمال پاشا وفات پا گئے ہیں تو ان کے لئے پہلے فاتحہ خوانی کر لی جائے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! قائداعظم محمد علی جناحؒ کے نواسے جناب محمد اسلم جناح 22۔جون 2020 کو کراچی میں وفات پا گئے تھے۔ جب وہ فوت ہوئے ہیں تو ایک خیراتی ادارے Chippa کا کفن پہنا کر انہیں دفن کیا گیا ہے اور ابھی تک کسی اسمبلی میں ان کے لئے دُعائے مغفرت نہیں کی گئی۔ میں بطور پاکستانی گزارش کرتا ہوں کہ آپ ان کے لئے بھی دُعائے مغفرت کروا دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کے والد سید زاہد حسین بخاری، نشتر ہسپتال کے وائس چانسلر ڈاکٹر مصطفیٰ کمال پاشا، قائداعظم محمد علی جناحؒ کے نواسے جناب محمد اسلم جناح اور تمام مرحومین کے لئے دُعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائمہ کمیٹیوں کو مضبوط کرنے کے لئے پنجاب اسمبلی کے قواعد انضباط کار میں ترمیم کے لئے ایوان کی کمیٹی تشکیل دینے کا مطالبہ

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اس اسمبلی کی working کا سب سے اہم جُز اس کی کمیٹیوں کی working ہے۔ اس وقت پاکستان میں سینیٹ، خیبر پختونخوا اسمبلی، بلوچستان اسمبلی اور سندھ اسمبلی کے rules at par with rules of National Assembly ہیں۔ ہماری پنجاب اسمبلی کی زیادہ تر کمیٹیاں ایسی ہیں کہ جن کی آج تک کوئی میٹنگ نہیں ہو سکی۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ آپ ایک کمیٹی تشکیل دے دیں جو کہ ہمارے قواعد انضباط کار کو دیکھے، ان کو آج کے حالات کے مطابق بنایا جائے، اس طرح سے رولز بنائے جائیں جن کی وجہ سے ہماری ان کمیٹیوں کی working بہتر ہو سکے۔ ہماری پنجاب اسمبلی کے رولز کو بھی at par with Rules of National Assembly کیا جائے۔ یہ redundant اور متروک ہو چکے ہیں۔ بعض ایسی مجالس قائمہ ہیں کہ پورے پانچ سال تک ان کی کوئی میٹنگ نہیں ہو پاتی۔ ان مجالس قائمہ کے الیکشن conduct ہوتے ہیں اور الیکشن کے بعد دوبارہ پورے پانچ سال میں ایک دفعہ بھی ان کی میٹنگ convene نہیں ہوتی۔ ان کی کوئی practical input سامنے نہیں آتی اور اس کی وجہ سے پوری اسمبلی کی working compromise ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہے کہ اس بابت آپ ہاؤس کی ایک کمیٹی constitute کر دیں۔ یہ کمیٹی اس بارے میں working کر کے آپ کے آفس کو assist کرے کہ ان رولز کے اندر کون کون سی ترامیم ہونی چاہئیں تاکہ ان کمیٹیوں کی functionality بہتر ہو سکے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! اس حوالے سے پہلے بھی ایک مرتبہ بات ہو چکی ہے کہ ہم اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹیوں کو strengthen کریں تاکہ ہمارے معزز ممبران کی اسمبلی کے کام میں دلچسپی بڑھے۔ ان کمیٹیوں کے پاس ایسے اختیارات ہوں کہ وہ کسی کو اپنی میٹنگ میں بُلا کر پوچھ سکیں۔ کمیٹیوں کے پاس اختیارات نہ ہونے کی وجہ سے ہی معزز ممبران کمیٹیوں کی meetings میں کوئی زیادہ دلچسپی نہیں لیتے۔ جناب محمد بشارت راجہ! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ انتہائی اہم معاملہ ہے۔ کافی عرصہ سے اس بارے میں سوچا جا رہا تھا لیکن ابھی تک کوئی عملی طور پر step نہیں لیا جا سکا۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنی چاہوں گا کہ اس اسمبلی کے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کو update کرنے کے لئے اور معزز ممبران کے استحقاق کو protection دینے کے لئے جو اقدامات آپ کر رہے ہیں وہ ہر لحاظ سے قابل ستائش ہیں۔

جناب سپیکر! اگر ہم اپنے قواعد انضباط کار کو amend کر کے update کرتے ہیں اور اپنی مجالس قائمہ کو strengthen کرتے ہیں، ان کو قومی اسمبلی اور سینیٹ کی سطح پر لے کر آتے ہیں اور انہیں at par with Rules of National Assembly کرتے ہیں تو انشاءاللہ تعالیٰ یہ سہرا بھی آپ کے سر سجے گا۔ حکومت کی طرف سے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ کمیٹی تشکیل دیں۔ جس طرح پہلے جمہوری اقدار اور جمہوری روایات کو بہتر طور پر اُجاگر کرنے کے لئے آپ کے احکامات کی ہم نے تعمیل کی ہے انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ بھی کریں گے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! قومی اسمبلی، سینیٹ، خیبر پختونخوا صوبائی اسمبلی اور سندھ اسمبلی میں قواعد انضباط کار کے حوالے سے جو ترامیم ہوئی ہیں۔ وہ سب آپ منگوا لیں۔ اس کا ایک comparison تیار کر لیں۔ اس کام کے لئے ایک کمیٹی بھی تشکیل دے دیتے ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ ہم صوبائی اسمبلی پنجاب میں ان سے زیادہ اچھے رولز بنائیں گے۔ مجالس قائمہ، معزز ممبران کو زیادہ اختیارات دیں گے اور ایک احسن طریق کار سے یہ سارا کام ہو جائے گا۔ کیا یہ ٹھیک ہے؟

معزز ممبران: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ہاؤس کا بھی اس بارے میں consensus ہے۔ اس حوالے سے ایک کمیٹی بنا دی جائے اور اس میں حزب اختلاف کے معزز ممبران کو بھی شامل کیا جائے۔ اس کمیٹی کو وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ head کریں گے۔ اس کمیٹی میں law officials کو بھی شامل کیا جائے۔ ہم ان رولز کو ایک proper shape دے کر ہاؤس کے اندر لے کر آئیں گے یعنی ہاؤس سے ان کی منظوری لی جائے گی۔ جناب محمد بشارت راجہ! کیا یہ ٹھیک ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ متعلقہ سیکرٹری آئے ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب آئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: دونوں اطراف کے تمام معزز ممبران سے میری request ہے کہ ہم نے social distance کے حوالے سے جو پلان کیا ہے مہربانی کر کے اُس پلان کو follow کریں اور اُس حساب سے بیٹھیں۔ ایک دوسرے سے تھوڑا دور بھی بیٹھنا پڑے تو اُس میں فائدہ ہے کیونکہ اس میں اتنی قربت ٹھیک نہیں ہے۔ اس طرف خالی جگہ ہے کچھ معزز ممبران اس طرف آ جائیں۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1409 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: پی پی۔198 میں سیوریج کے نظام سے متعلقہ تفصیلات

*1409: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔198 ضلع ساہیوال بشمول میونسپل کمیٹی کمیر میں سیوریج کا نظام درہم برہم ہے سیوریج کا پانی کھڑا ہونے سے چکوک / دیہات چک نمبر 98/9L,81/5R,80/5R,91/9L,101/9L,99/9L,110/9L, 111/9L,78/5L,79-80/5L,78-79/5R اور دیگر تمام دیہات حلقہ ہذا میں گندہ پانی کھڑا رہتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیوریج کا نظام درست نہ ہونے کی وجہ سے اس حلقہ میں ہیپاٹائٹس کا موذی مرض پھیل رہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان کے تدارک اور بہترین سیوریج کے سسٹم کی فراہمی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ حکومت پنجاب نے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے ذریعے میونسپل کمیٹی کمیر میں سیوریج / ڈرینج کا منصوبہ مالی سال 12-2011 میں 50.00 ملین روپے کی لاگت سے مکمل کرنے کے بعد میونسپل کمیٹی کمیر کے حوالے کر دیا گیا جو کہ تسلی بخش حالت میں چل رہا ہے۔

مزید برآں پی پی-198 ضلع ساہیوال کے جن چکوک کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے اکثر چکوک / دیہاتوں میں مختلف کم مالیت کی سکیموں کے تحت سیوریج اور نالی کا کام کیا گیا ہے لیکن یوزر کمیٹی کی عدم دلچسپی اور مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے کہیں کہیں سیوریج کے پانی کا مسئلہ پیش آ رہا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ مندرجہ بالا چکوک و دیہات میں سیوریج کا نظام ٹھیک کام کر رہا ہے تاہم کچھ علاقوں میں یوزر کمیٹی کی عدم دلچسپی اور مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے کہیں کہیں سیوریج کے پانی کا مسئلہ پیش آ رہا ہے۔

(ج) پی پی-198 ضلع ساہیوال بشمول میونسپل کمیٹی کمیر میں سیوریج سسٹم کی فراہمی کے لئے مندرجہ بالا اقدامات مختلف سکیموں کے تحت کئے جا چکے ہیں تاہم سیوریج سسٹم کی مزید بہتری کے لئے اقدامات فنڈز کی دستیابی کی صورت میں اُٹھائے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جز (الف اور ب) میں جو کچھ پوچھا گیا ہے اُس کا یہ جواب نہیں ہے تو میں آپ کے سامنے یہ سوال رکھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! جز (الف) میں، میں نے پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ پی پی-198 ضلع ساہیوال بشمول میونسپل کمیٹی کمیر میں سیوریج کا نظام درہم برہم ہے سیوریج کا پانی کھڑا ہونے سے چکوک / دیہات چک نمبر 98/9-L,81/5R,80/5R,91/9L,101/9L,99/9L, 110/9L,111/9L,78/5L,79-80/5L,78-79/5R اور دیگر تمام دیہات حلقہ ہذا میں گندہ پانی کھڑا رہتا ہے؟

جناب سپیکر! محکمہ نے اس جُز کا جواب دیا ہے کہ سیوریج تسلی بخش حالت میں ہے اور ان میں سے اکثر دیہاتوں میں مختلف کم مالیت کی سکیموں کے تحت سیوریج اور نالی کا کام کیا گیا ہے لیکن یورز کمیٹی کی عدم دلچسپی اور مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے کہیں کہیں سیوریج کے پانی کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر! میں محکمہ کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ میں نے اپنے پورے حلقے کے بارے میں نہیں پوچھا بلکہ میں نے تو مخصوص دیہات کے بارے میں پوچھا تھا جہاں پر اس وقت بھی سیوریج کا پانی کھڑا ہے۔ یہ اس ایوان کو بتادیں کہ انہوں نے کس کس گاؤں میں جا کر چیک کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! فاضل ممبر نے سوال کیا تھا کہ ان دیہات میں گندا پانی کھڑا رہتا ہے اور جواب میں جن دیہات کا ذکر کیا گیا ہے اُن دیہات میں سیوریج لائن ڈال کر functional حالت میں وہاں کی یورز کمیٹی کے حوالے کر دی گئیں۔ یہ سیوریج لائنیں 12-2011 میں مکمل کی گئی تھیں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ سیوریج لائنیں ڈال کر جب یوزر کمیٹی کے حوالے کر دی جاتی ہیں تو اُس کے بعد ان سیوریج لائنوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری یوزر کمیٹی کی ہی ہوتی ہے اور اُس کے بعد محکمے کا عمل دخل نہیں رہتا لیکن اس کے باوجود بھی اگر معزز ممبر سمجھتے ہیں کہ وہاں پر کوئی غیر تسلی بخش حالت ہے تو ہم اُس میں بہتری لانے کے لئے extra development فنڈز میں سے ان دیہات کے اندر سیوریج لائنوں کو دوبارہ بحال کر دیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! 12-2011 کی صرف ایک سکیم ہے ساری سکیمیں 12-2011 کی نہیں ہیں۔ میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ محکمہ نے ان دیہات میں کتنی سیوریج سکیمیں بنائی ہیں اور یورز کمیٹی کو کب handover کی ہیں؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! تشریف رکھیں۔ یہ 2011 کا مسئلہ ہے اور اُس کے بعد آپ کی حکومت تقریباً سات سال رہی ہے تو یہ ذمہ داری ان کی کیسے ہے؟ یہ ان کی ذمہ داری نہیں بنتی۔ پارلیمانی سیکرٹری آپ کی حکومت کے behalf پر کہہ رہے ہیں کہ اُس وقت کی حکومت نے یہ سکیم یوزر کمیٹی کے handover کر دی تھی تو یوزر کمیٹی کو اس سکیم کو سنبھالنا چاہئے تھا اور اس سکیم میں آپ کا interest تھا تو آپ کو بھی اس سکیم کو سنبھالنا چاہئے تھا اور اُس وقت حکومت بھی آپ کی ہی تھی۔ اب اس بات کو رہنے دیں کیونکہ اس کا فائدہ کوئی نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری مہربانی فرما کر اس سکیم کو سیاست کی نذر نہ کر دیں۔ یہ ایک سکیم 2011 کی ہے، باقی سکیمیں 2011 کی نہیں ہیں اور یہ بڑا genuine issue ہے۔

جناب سپیکر: یہ genuine issue ہو گا لیکن یہ سکیم ان کے دور میں نہیں بنی ہے اور بعد میں بھی نہیں بنی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے اجازت نہیں دیتے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی جو genuine بات ہوتی ہے میں اجازت چھوڑ کے سارا کچھ آپ کے حوالے کر دیتا ہوں۔ آپ کی یہ بات غلط ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! 12-2011 کی یہ ایک سکیم ہے میں دوبارہ بتا دیتا ہوں۔ حکومت پنجاب نے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے ذریعے میونسپل کمیٹی کبیر میں سیور یج/ڈرینج کا منصوبہ مالی سال 12-2011 میں 50.00 ملین روپے کی لاگت سے مکمل کرنے کے بعد میونسپل کمیٹی کبیر کے حوالے کر دیا۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ کا حلقہ ہے تو یہ سکیم کب بنی تھی؟ بعد میں اس کی maintenance تو آپ نے کرانی تھی۔ اُس وقت آپ صحیح سکیم بنواتے اور سیور یج بڑا کرا لیتے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2464 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی۔154 میں پی ایچ اے کے زیر انتظام پارکس
کی تعداد سال 19-2018 کے لئے اخراجات اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***2464: چودھری اختر علی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔154 لاہور میں پی ایچ اے کے تحت کتنے پارکس کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان پارکس کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان پارکس پر مالی سال 19-2018 میں کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(د) ان پارکس کی حالت کیسی ہے کیا تمام پارکس میں عوام کی سیر و تفریح کے لئے تمام سہولیات میسر ہیں؟

(ہ) حکومت اس حلقہ میں مزید پارکس بنانے اور موجودہ پارکس میں مزید سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) پی پی۔154 زون۔II کے زیر انتظام درج ذیل پارکس ہیں۔

1. باغیچی سیٹھاں (جی ٹی روڈ)
2. غوثیہ پارک (انگوری باغ سکیم)
3. ٹیوب ویل والی پارک (انگوری باغ سکیم)
4. فوارے والی پارک (انگوری باغ سکیم)

(ب) ان چار پارکس کی دیکھ بھال کے لئے پانچ ملازم کام کر رہے ہیں۔

(ج) ان پارکس پر ملازمین کی تنخواہ کی مد میں مالی سال 19-2018 میں تقریباً بارہ لاکھ روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

(د) ان چھوٹی پارکس میں پھولدار پودے چھاؤں والے درخت اور گھاس لگائی گئی ہے تاکہ عوام سیر و تفریح کرکے ان سے لطف اندوز ہو سکے۔ غوثیہ پارک (انگوری باغ سکیم) میں بچوں کے لئے جھولے بھی لگائے گئے ہیں۔

(ہ) پی پی-154 زون-II کے زیر انتظام اگر حکومت پنجاب کوئی مناسب جگہ اور فنڈز مہیا کرے گی تو پی ایچ اے اس حلقہ میں مزید پارکس بنا دے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں نے جز (ب) میں پوچھا ہے کہاں پارکس کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور جز (ج) میں پوچھا ہے کہ ان پارکس پر مالی سال 19-2018 میں کتنی رقم خرچ کی گئی؟ ان کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ان چار پارکس کی دیکھ بھال کے لئے پانچ ملازم کام کر رہے ہیں اور ان پارکس کی مد میں مالی سال 19-2018 میں تقریباً -/12,00,000 روپے رکھے گئے لیکن وہ ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں رکھے گئے تھے۔ میرا سوال یہ ہے کہ وہ رقم بتائی جائے جو ان چار پارکس پر 19-2018 میں خرچ کی گئی؟

جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ سوال کچھ ہوتا ہے اور جواب کچھ آتا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ وہاں پر کون کون سے پھولوں کے پودے لگائے گئے، کس قسم کے درخت لگائے گئے، کس قسم کی گھاس لگائی گئی اور وہاں پر کتنی رقم خرچ ہوئی۔ اس کی تفصیل پارلیمانی سیکرٹری بتا دیں؟

جناب سپیکر: کیا یہ سوال دوبارہ تو نہیں آیا۔ آپ نے پہلے بھی اس طرح کا سوال کیا تھا۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! فلیٹیز ہوٹل میں پہلے سوال آیا تھا لیکن اس وقت آپ نے سارے سوالات adjourn کر دیئے تھے۔

جناب سپیکر: اس سے پہلے بھی یہ سوال آ چکا ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری! آپ بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میرے فاضل ممبر نے جو سوال کیا ہے تو یقینی طور پر ہمیشہ کی طرح اس بار بھی ان کی دلچسپی پھولوں اور گھاس کی اقسام کے حوالے سے رہی ہے تو میں نے کوشش کی ہے کہ میں اس بارے میں تحقیق کے ساتھ ان کو جواب دے سکوں۔ انہوں نے جن پارکس کا ذکر کیا ہے یہ بڑے

پارکس نہیں ہیں بلکہ یہ پارکس تین تین یا چار چار کنال کے ہیں۔ ان کے لئے وہاں جو مالی مختص کئے گئے ہیں وہ وہاں پر حسب ضرورت گھاس اور موسمی پھولوں کے پودے لگاتے ہیں۔ ہم وہاں پر کوئی imported گھاس نہیں لگا رہے اور imported seeds منگوا کر پودے بھی نہیں لگوا رہے جس کے لئے ہمیں زیادہ خرچ کی ضرورت ہو۔ ہم مالیوں کو تنخواہ دیتے ہیں اور وہ پی ایچ اے کی اپنی نرسری سے پھول اور گھاس لا کر وہاں لگاتے ہیں۔ مالی ان کی maintenance کا خیال کر رہے ہیں۔ یہ سینکڑوں ایکڑ پر پھیلے ہوئے باغات نہیں ہیں جن کے لئے ہمیں سپیشل ریسرچ سنٹر بنانے کی ضرورت پڑے یا کوئی خاص قسم کے imported flowers لگانے کی ضرورت پڑے۔ ان چھوٹے پارکس میں وہی مالی ہی manage کر لیتے ہیں۔

چوہدری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ حلقہ پی پی-154 پانچ لاکھ کی آبادی پر مشتمل ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری نے کہا ہے کہ یہ چھوٹے چھوٹے پارکس ہیں تو اس آبادی کے لئے تو یہی بہت بڑی بات ہے کہ وہاں پر چھوٹے چھوٹے پارکس بھی ہیں۔ یہ چھوٹے پارکس بھی توجہ کے حامل ہیں کیونکہ یہ پی ایچ اے کے پاس ہیں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ وہاں پر پانچ بندے ہیں جنہیں تنخواہ دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ وہاں پر پانچ بندے بھی نہیں ہیں۔ وہاں کی حالت ناگفتہ بہ ہے جہاں کبھی کوئی ڈپٹی ڈائریکٹر آیا اور نہ ہی کبھی محکمے کا ڈائریکٹر آیا۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری یہاں ہاؤس کو یقین دلا سکتے ہیں کہ وہاں پر کوئی visit ہوا یا وہاں پر کوئی visit کیا جائے گا اور ان کی حالت سنواری جائے گی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! فاضل ممبر اگر مطمئن ہو جائیں گے تو ہم وہاں پر محکمہ کے افسران کا ان کے ساتھ visit رکھ لیتے ہیں جہاں کوئی کمی ہو گی تو ان کی مرضی کے مطابق کام ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، وہاں کا specially visit کرا دیں۔ پارکس ٹھیک ہونے چاہئیں چاہے وہ چھوٹے ہیں۔ وہاں بڑی آبادی ہے تو جو ہے وہ تو ٹھیک ہو جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اب اگلا سوال بھی چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2467 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی-154 میں ٹیوب ویلز اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

2467*: چودھری اختر علی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-154 لاہور میں واٹر سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویل کہاں کہاں لگائے گئے ہیں؟

(ب) ان سے روزانہ کتنے گیلن پانی فراہم کیا جاتا ہے؟

(ج) ان ٹیوب ویلوں کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) ان ٹیوب ویل میں سے کتنے بند اور کتنے چالو حالت میں ہیں؟

(ہ) بند ٹیوب ویل کو چلانے کے لئے کن کن اشیاء اور کتنے فنڈز کی ضرورت ہے؟

(و) کیا حکومت اس حلقہ میں مزید ٹیوب ویل لگانے اور بند ٹیوب ویل چلانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) پی پی-154 میں واسا کے زیر انتظام 23 ٹیوب ویلز اور ایک بوسٹر پمپ نصب کئے گئے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تقریباً 16.60 ملین گیلن پانی روزانہ فراہم کیا جا رہا ہے۔

(ج) ان ٹیوب ویلوں کی دیکھ بھال کے لئے 69 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(د) 23 ٹیوب ویلز میں سے 21 ٹیوب ویلز اور ایک بوسٹر پمپ چالو حالت میں ہیں۔ دو ٹیوب ویلز کے لئے لیسکو کی طرف سے بجلی کے کنکشن درکار ہیں۔

(ہ) ٹیوب ویلز کو چلانے کے لئے واپڈا کی طرف سے بجلی کے کنکشن درکار ہیں جس پر کام جاری ہے۔

(و) نئے ٹیوب ویلز چلانے کے لئے لیسکو حکام سے روابط جاری ہیں جبکہ مزید ٹیوب ویل لگانے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔ اگر ضرورت ہوئی تو مزید ٹیوب ویل لگانے پر غور کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ پی پی-154 لاہور میں واٹر سپلائی کے کتنے ٹیوب ویل ہیں؟ آپ اس کے جواب کو ملاحظہ فرمائیں کہ انہوں نے لکھا ہے کہ پی پی-154 میں واسا کے زیر انتظام 23 ٹیوب ویلز ہیں 21 فنکشنل ہیں، 2 بجلی کا کنکشن نہ ہونے کی وجہ سے نہیں چل رہے اور ایک بوسٹر پر ہے۔

جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری کی سب سے پہلے اس جانب توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ مجھے ہاؤس کی میز سے جو فہرست ملی ہے اس میں 23 کی نہیں بلکہ 15 ٹیوب ویلز کی تفصیل ہے۔ میں بار بار یہ کہتا ہوں کہ یہ ہاؤس میں آنے سے پہلے سوال اور جواب بھی پڑھ لیا کریں اور پھر محکمہ کو بھی پوچھیں کہ اس طرح کیوں کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ کہہ رہے ہیں کہ 23 ٹیوب ویلز ہیں اور مجھے فہرست پندرہ کی دے رہے ہیں۔ کیا مزید ٹیوب ویلز میں ڈھونڈوں گا کہ پی پی-154 میں آٹھ ٹیوب ویلز کہاں کہاں لگے ہوئے ہیں۔ میرا ان سے یہ سوال بھی ہے کہ گرمیوں کا موسم ہے اور گنجان آبادی ہے 23 ٹیوب ویلز بھی وہاں کے واٹر سپلائی سسٹم کو پورا نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق دو ٹیوب ویلز ڈیڑھ سال سے بند پڑے ہیں جو ہم نے اپنے دور میں لگوائے تھے۔ یہ بجلی کے کنکشن کی وجہ سے بند پڑے ہیں وہ صرف اس وجہ سے بند ہیں کہ موجودہ حکمرانوں کی پارٹی کے آدمی کہتے ہیں کہ ہم بجلی کا کنکشن نہیں لگانے دیں گے، یہ ٹرانسفارمر نہیں لگے گا۔

جناب سپیکر! ہم کہتے ہیں کہ آپ اپنی تختی لگالیں۔ آپ کوئی رولنگ دیں اور یہ کوئی مدت بتادیں کہ کب تک بجلی کا کنکشن وہاں دے دیا جائے گا اور وہ ٹیوب ویلز چل جائیں گے۔ وہ ٹیوب ویلز نہایت اہم آبادیوں میں ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ کے سیکرٹری بھی یہاں لابی میں بیٹھے ہیں تو یہ عوام کا مسئلہ ہے اس لئے آپ وہاں کا visit کروائیں اور ان ٹیوب ویلز کو کم از کم چالو کروادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میں ان کی اصلاح کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اپنی تقریر میں اپنی خدمات گنواتے ہوئے ذکر کیا ہے۔

جناب سپیکر! میری ان سے یہ گزارش ہوگی کہ یہ اتنا زور یہاں پر دیتے ہیں تو اگر یہ ان ٹیوب ویلز کو جاکر چیک کرلیتے تو بہتر ہوتا۔

جناب سپیکر! یہ سوال 24۔ جولائی 2019 کو پوچھا گیا تھا اس وقت دو ٹیوب ویلز بجلی کے کنکشن کی وجہ سے نہیں چل رہے تھے۔ وہ دونوں ٹیوب ویلز ڈیڑھ مہینے سے چالو ہو چکے ہیں۔ ان سے گزارش ہے کہ جاکر وہاں چیک کریں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے وہ دیکھ لیں گے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 2866 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: واسا ایل ڈی اے میں
سب انجینئرز کی تعداد اور بطور ایس ڈی او ترقی سے متعلقہ تفصیلات

***2866: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) واسا ایل ڈی اے میں کتنے سب انجینئر کام کر رہے ہیں منظور شدہ اسامیاں کتنی کس کس گریڈ کی ہیں؟

(ب) گریڈ 16 میں سب انجینئر کی تعداد کتنی ہے اور گریڈ 14 میں کتنے سب انجینئر ریگولر کام کر رہے ہیں؟

(ج) سب انجینئر سے ایس ڈی او پروموشن کا طریق کار، تعلیم اور تجربہ کتنا درکار ہوتا ہے؟

(د) کیا بی ٹیک آنرز یا مساوی ڈگری ہولڈرز کو بطور ایس ڈی او ترقی دی جاتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت واسا ایل ڈی اے میں ایل ڈی اے بورڈ کی میٹنگ بتاریخ 18-05-05 کے احکامات کے تحت واسا میں سب انجینئر کو بطور ایس ڈی او ترقی دی گئی ہے اگر ہاں تو ان سب انجینئر کی تعداد اور نام بتائیں اگر ترقی نہیں دی گئی تو اس کی وجوہات بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) واسا ایل ڈی اے میں کل 123 سب انجینئرز کام کر رہے ہیں جن میں سے 109 سب انجینئرز گریڈ 14 جبکہ 14 گریڈ 16 میں کام کر رہے ہیں۔

گریڈ	منظور شدہ اسامیاں
14	168
16 پروموشن سیٹیں	43
میزان	211

(ب) گریڈ 16 میں 14 اور گریڈ 14 میں 83 ریگولر سب انجینئرز کام کر رہے ہیں۔

(ج) بھرتی کے طریق کار کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! بی ٹیک آنرز یا مساوی ڈگری ہولڈرز کو بطور ایس ڈی او ترقی دی جاتی ہے۔

(ہ) اتھارٹی کی میٹنگ مورخہ 05.05.2018 میں سب انجینئر کی ایس ڈی او کے عہدے پر ترقی کے حوالے سے نیا طریق کار منظور کیا گیا جس کا نوٹیفکیشن مورخہ 05.05.2018 کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس کے بعد بذریعہ ڈی پی سی مورخہ 18-10-2019 کو گیارہ سب انجینئرز کو ترقی دی گئی ہے۔ نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے جز(ب) میں پوچھا ہے کہ گریڈ 16 میں سب انجینئر کی تعداد کتنی ہے اور گریڈ 14 میں کتنے سب انجینئر ریگولر کام کر رہے ہیں۔ اس پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس وقت واسا اور ایل ڈی اے میں ایس ڈی او کی پروموشن کوٹا کی کتنی اسامیاں خالی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! یہ اپنا سوال repeat کر دیں۔ میں صحیح طرح سن نہیں سکا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ اس وقت واسا اور ایل ڈی اے میں ایس ڈی او کی پروموشن کوٹا کی کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میرے فاضل ممبر نے جو سوال پوچھا ہے تو ہمارے پاس منظور شدہ اسامیاں کتنی اور کس گریڈ کی ہیں اس کا ہم نے جواب دے دیا ہے۔ اگر یہ specifically موجودہ ایس ڈی اوز کی اسامیوں کے حوالے سے پوچھنا چاہتے ہیں تو یہ fresh question دے دیں تو میں ان کو بتادوں گا لیکن جو انہوں نے پوچھا ہے اس کا جواب اس کے اندر موجود ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سب انجینئرز کا گریڈ 14 سے 16 ہوتا ہے جن کو ہم ایس ڈی او بولتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ جواب میں لکھا ہوا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے جز (ج) میں یہ بھی پوچھا تھا کہ سب انجینئر سے ایس ڈی او پروموشن کا طریق کار، تعلیم اور تجربہ کتنا درکار ہوتا ہے؟ میں نے اس سے پہلے ضمنی سوال یہ کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے لکھا ہے کہ بھرتی کے طریق کار کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ تفصیل مجھے مل گئی ہے۔

جناب سپیکر: پھر طریق کار تو آ گیا ہے اور ٹیبل کے اندر گریڈ اور منظور شدہ اسامیاں بھی لکھی ہوئی ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے اسی حوالے سے پوچھا ہے کہ ایس ڈی او کی خالی اسامیاں کتنی ہیں اور یہ relevant ضمنی سوال بنتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! کیا آپ کے پاس یہ تفصیل موجود ہے کہ خالی اسامیاں کتنی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! 2018 میں پروموشن بورڈ میں گیارہ سب انجینئرز کو promote کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ وہ سب انجینئرز جنہوں نے بی ایس سی یا بی ٹیک انجینئرنگ کی ہوتی ہے اُن میں پندرہ فیصد کو بطور ایس ڈی او promote کر دیتے ہیں جبکہ باقی 75 فیصد ایس ڈی اوز کی نئی appointment ہوتی ہے۔ فی الحال میرے پاس ایس ڈی اوز کی تفصیل موجود نہیں ہے کہ کتنے ایس ڈی اوز موجود ہیں لہٰذا اس کی تفصیل اجلاس کے بعد اِن کو مل جائے گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ اِن کی پروموشن کے طریق کار سے لوگ کافی disturb ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے پارلیمانی سیکرٹری سے یہ سوال کیا تھا کہ ان خالی اسامیوں پر پروموشن کیوں نہیں کی جا رہی اور اِن خالی اسامیوں کا charge جن ملازمین کے پاس ہے اُن کو کب تک ایس ڈی او کی سیٹ پر کوٹے کے تحت تعینات کرنے کے آرڈر کر دیئے جائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! یہ پروموشن بورڈ کی میٹنگ میں decide کیا جاتا ہے۔ ابھی recently پروموشن بورڈ کی میٹنگ میں سب انجینئرز کو ایس ڈی او کی پوسٹ پر promote کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ جو fresh appointments کرنی ہے اس کے لئے بورڈ کی تاریخ کا انتظار ہے اور جیسے ہی پروموشن بورڈ کی date announce ہو گی تب نئے ایس ڈی اوز تعینات کر دیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جیسے جواب میں بھی بتایا گیا ہے کہ مورخہ 18-10-2019 کو بذریعہ ڈی پی سی گیارہ سب انجینئرز کو ترقی دی گئی ہے جس کے نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز سے مجھے بھی مل گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، بتائیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا یہ آخری ضمنی سوال ہے۔ جیسے ابھی پارلیمانی سیکرٹری نے on the floor of the House کہا ہے کہ ہم نے 18-10-2019 کو گیارہ سب انجینئرز کو ترقی دے دی ہے لیکن جو سب انجینئرز بقایا رہ گئے ہیں یا آج کی تاریخ تک اس قابل ہو چکے ہیں کہ اُن کی پروموشن کی جائے تو یہ کب ان کو پروموشن بورڈ میں لے کر آئیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! اسی مالی سال میں پروموشن بورڈ کی میٹنگ رکھیں گے جس میں نئے آنے والے ایس ڈی اوز کو appoint کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، وہ کہہ رہے ہیں کہ اسی مالی سال میں لے آئیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: شکریہ

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی جناب طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 2937 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد اگست ستمبر 2019 میں بارشوں کے باعث شہر میں ناقص نکاسی آب سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

*2937: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماہ اگست اور ستمبر 2019 میں ہونے والی بارشوں کی وجہ سے فیصل آباد شہر سیوریج سسٹم ناقص ہونے کی وجہ سے شہر پورا کا پورا جام ہو کر رہ گیا؟

(ب) کیا حکومت اس ناقص سیوریج ڈالنے والے متعلقہ افسران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) اس شہر میں ان ماہ میں کتنے ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی؟

(د) اس شہر میں سیوریج سسٹم کے جام ہونے کی وجوہات سے تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) یہ درست نہیں ہے فیصل آباد میں اس دفعہ نسبتاً کم بارشیں ہوئی ہیں اور واسا نے سب سے کم وقت میں پانی کی نکاسی کی اور کہیں بھی سسٹم جام نہیں ہونے دیا۔

(ب) تقریباً جہاں جہاں واسا کا مکمل سیوریج سسٹم موجود ہے وہاں کوئی مسئلہ نہیں ہوا البتہ جن علاقوں میں جزوی طور پر سیوریج سسٹم ہے وہاں مسائل آتے ہیں جو کہ حکومت کی طرف سے فنڈز کے بتدریج ملنے کے ساتھ ساتھ مسائل حل ہو رہے ہیں۔

(ج) ماہ اگست اور ستمبر 2019 کو فیصل آباد میں ہونے والی بارشوں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) واسا نے اپنے سروس ایریا میں بہترین صلاحیت کے مطابق کام کیا اور کہیں بھی سسٹم جام نہیں ہونے دیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ واسا فیصل آباد کے حوالے سے سوال ہے اور "دُنیا نیوز" میں بھی اس کی خبر چلی تھی۔ جز(د) کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ واسا نے اپنے سروس ایریا میں بہترین صلاحیت کے مطابق کام کیا اور کہیں بھی سسٹم جام نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میرے پاس footage موجود ہے جہاں پر گاڑیاں بند ہوئیں اور میرے اپنے حلقے میں ڈجکوٹ روڈ پر چار دن پانی کھڑا رہا ہے۔ فیصل آباد میں ایک JICA پراجیکٹ چل رہا تھا جس کا link ڈجکوٹ روڈ کے ساتھ کیا گیا۔ اسی طرح المعصوم ٹاؤن مین مقبول روڈ ہے اور جناب خلیل طاہر سندھو کے گھر کے بالکل ساتھ ہے وہ بھی جام رہا ہے بلکہ اب بھی وہاں پر واسا کا پانی کافی کھڑا ہوا ہے۔ دو دن پہلے کی ویڈیو میرے موبائل میں موجود ہے اگر آپ کہیں تو ہاؤس کے اندر

دکھا سکتا ہوں۔ اب جو نئی بارش ہوئی ہے اُس کا پانی ابھی تک مین مقبول روڈ پر کھڑا ہوا ہے جہاں پر سکول بھی ہیں۔

جناب سپیکر! ستم ظریفی یہ ہے کہ ہاؤس کے اندر پارلیمانی سیکرٹری کو ہم نے بار بار یہ کہا تھا کہ وہاں رہائشی علاقوں میں فیکٹریاں بنی ہوئی ہیں۔ وہاں پر پرنٹنگ یونٹ، ٹیکسٹائل اور ڈائنگ فیکٹریاں بھی لگی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ جواب دیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! ان کی بات کسی حد تک بالکل درست ہے کیونکہ فیصل آباد کا ایریا کافی پھیل چکا ہے۔ جہاں پر معزز ممبر کا حلقہ ہے وہاں پر یقینی طور پر پانی کا مسئلہ ہو گا۔

جناب سپیکر! ہم نے اس سال ADP میں فیصل آباد میں سیوریج کی لائنیں بچھانے کے لئے بجٹ میں provision رکھی ہے تو انشاء اللہ کوشش ہو گی کہ فاضل ممبر سے مل کر اُن کے علاقوں کی نشاندہی کر کے مکمل کریں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! بارشیں تو ہوتی ہیں لیکن آپ یہ کام ضرور کریں کہ ایک ہی دفعہ بڑے سیوریج پائپ ڈالیں تاکہ یہ مسائل حل ہو جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جب یہ کام کرنا ہے تو صحیح اور مناسب طریقے سے ہونا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! گیلری میں محکمہ کے سیکرٹری بھی بیٹھے ہوئے ہیں جو نوٹ کر رہے ہیں۔ ADP میں فنڈز رکھے گئے ہیں اس لئے ہم کوشش کریں گے کہ بڑے پائپ بچھائیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ مسائل خود ہی پیدا ہوتے ہیں اس لئے maximum بڑے سیوریج پائپ ڈالیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے اِن کے جواب کو چیلنج کیا ہے کیونکہ میرے پاس ویڈیو موجود ہے جو کل کی ہے۔

جناب سپیکر: تسیں وی بوٹ ای پائے سَن۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! تسیں سمجھ لوو کہ اسیں کشتیاں تے آئے جے۔

جناب سپیکر: بوٹاں آلی فوٹو بڑی مشہور ہو جاندی اے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اصل میں وہاں بنیادی مسائل یہ ہیں کہ رہائشی علاقوں میں کمرشل کام ہو رہے ہیں۔ جو بات آپ نے کی ہے اس کو آگے بڑھاتے ہوئے میں محکمہ کے سیکرٹری اور پارلیمانی سیکرٹری سے یہ کہنا چاہوں گا کہ رہائشی لائنوں میں کمرشل پانی ڈالا جا رہا ہے کیونکہ واسا کے لوگ پیسے لیتے ہیں جبکہ SOPs کے تحت کمرشل پانی نہیں ڈال سکتے۔

جناب سپیکر! میں نے بار بار یہاں پر یہ سوال اٹھایا ہے۔ وہاں پر دو چار فیکٹریوں کو seal کیا جاتا ہے لیکن دس دن بعد دوبارہ کھول دیا جاتا ہے جبکہ فیصل آباد انڈسٹریل ایریا میں تمام یونٹس کو جگہ الاٹ ہو چکی ہے پھر بھی وہ نہیں جا رہے جس کی وجہ سے لوگ دشوار زندگی بسر کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے نوٹ کر لیا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! آپ یہ رولنگ دے دیں کہ رہائشی علاقوں سے کمرشل یونٹس کو clear کیا جائے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔ پارلیمانی سیکرٹری اور محکمہ کے سیکرٹری صاحب کو misguide کیا گیا ہے۔ وارث پورہ، داؤد نگر، ابن مریم کالونی، المعصوم ٹاؤن، جامعہ حسن بن علی المرتضیٰ مدرسہ اور churches والے علاقوں میں پانی خراب ہے۔ جو پانی گھروں میں جاتا ہے اُس لائن میں بدبودار پانی سیوریج کا آرہا ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے چودھری ظہیرالدین تشریف فرما ہیں، وہ فرما دیں کہ اگر ایسا پورے فیصل آباد میں نہیں ہو رہا تو میں اپنا سوال بھی واپس لیتا ہوں اور ہاؤس سے باہر بھی چلا جاؤں گا۔ اگر انسان ہی نہیں رہیں گے تو پھر یہ حکومت کس پر کریں گے؟

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ تشریف رکھیں اور میری بات سنیں۔ آپ بھی ماشاء اللہ منسٹر رہے ہیں لہٰذا آپ دس سال کی حکومت میں اتنا بڑا سیوریج ڈالتے کہ دو بندے اندر سے گزر جاتے۔ سیوریج اتنا بڑا ہوتا ہے کہ دو بندے کھڑے ہو کر گزر سکتے ہیں۔ فیصل آباد میں سب سے زیادہ آپ کی پارٹی کی اکثریت ہے اور دس سال میں تو دنیا بدل جاتی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ کا بڑا ہی احترام ہے اور وہ جاری رہے گا۔

جناب سپیکر: وہ تو ٹھیک ہے لیکن پتا ہے میں یہ کیوں کہہ رہا ہوں کہ یہ لمحہ فکریہ ہے اور یہ کام ہونا چاہئے تھا۔ مجھے تو پتا ہے ناں کیونکہ میں نے تو پانچ سال بطور وزیر اعلیٰ کام کیا ہے تو یہ ہونا چاہئے تھا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے بات کرنے دیں تو

I will be greatful sir.

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ میں یہ کوئی point scoring نہیں کر رہا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! simple بات اتنی ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بالکل! آپ کا پوائنٹ valid ہے اور بالکل پوائنٹ valid ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس بات کا ہمیں بھی افسوس ہے لیکن یہ کام ہو جانا چاہئے تھا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! مجھے شیم شیم وہ خاتون کر رہی ہیں جنہوں نے اپنی پارٹی کے سربراہ اور ان کی بیوی کے اوپر الزام لگایا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔ کسی کو ایسا نہیں کہنا چاہئے اور میں نے تو پہلے ہی منع کیا ہے۔ اگلا سوال نمبر3215جناب محمد معاویہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوpending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال3216 بھی جناب محمد معاویہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔جی،اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔جی، محترمہ!سوال نمبر بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!سوال نمبر3542ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں رہائشی کالونیوں میں بجلی اور گیس کی فراہمی
دیگر بنیادی سہولیات کی اراضی سے مشروط کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3542: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں نئی رہائشی کالونیاں بنائی جارہی ہیں اگر یہ درست ہے تو کیا متعلقہ محکمے بشمول ایل ڈی اے کس بھی نئی کالونی کے قیام کی منظوری میں اس بات کو یقینی بنائے ہیں کہ وہاں صاف پانی کی فراہمی سیوریج ،پختہ گلیاں / سڑکیں، سکول، کھیل کے میدان، مسجد و قبرستان کے لئے مناسب انتظام کیا گیا ہے؟

(ب) کیا جز(الف) میں درج شدہ سہولیات کی فراہمی کے لئے کوئی ٹائم فریم دیا جاتا ہے اور ان سہولیات کی عدم فراہمی پر حکومت کیا کارروائی کرتی ہے کہ یہ سہولیات ہر صورت میں فراہم ہوں؟

(ج) کیا ایسی کالونیاں جہاں یہ سہولیات فراہم نہ کی جائیں ان میں گیس اور بجلی کی فراہمی مندرجہ بالا سہولیات سے مشروط نہیں کی جاسکتیں تفصیلاً جواب فراہم کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) یہ درست ہے لاہور میں پرائیویٹ رہائشی کالونیاں بنائی جارہی ہیں جس کی منظوری ایل ڈی اے پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم قوانین، 2014 کے تحت دی جاتی ہے اور سکیم مالکان کو پابند کیا جاتا ہے کہ وہ پارک، کھیل کے میدان، پبلک بلڈنگ (سکول، مساجد)، پانی کی فراہمی اور نکاسی کا انتظام اور قبرستان وغیرہ کے لئے منظور شدہ نقشہ کے مطابق ان سہولیات کی فراہمی یقینی بنائیں۔

(ب) ایل ڈی اے قوانین کے مطابق مختلف سکیموں کو منظور شدہ رقبہ کے لحاظ سے ترقیاتی کاموں کو مکمل کرنے کے لئے مناسب وقت دیا جاتا ہے جو کہ دو سال سے لے کر پانچ سال تک محیط ہے۔ ترقیاتی کاموں کے نامکمل ہونے کی صورت میں حکومت رہن شدہ پلاٹوں کی نیلامی کر کے ترقیاتی کاموں کو از خود مکمل کروا سکتی ہے۔

(ج) مندرجہ بالا بیان کی گئی تمام سہولیات کی فراہمی ضروری ہے کیونکہ ہر سہولت اپنی جگہ اہمیت رکھتی ہے اس لئے بجلی اور گیس کی فراہمی دوسری سہولتوں کے ساتھ مشروط نہیں کی جاسکتی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (الف) میں ہے کہ پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم قوانین 2014 پر جن رہائشی سکیموں میں عملدرآمد نہیں ہو سکا تو ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے اگر ان کے پاس کوئی تفصیل ہے تو kindly مجھ سے share کر لیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! بالکل جو ہماری illegal ہاؤسنگ سوسائٹیاں بالخصوص ایل ڈی اے کے under ہیں تو یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ محترمہ نے ایک burning issue کی طرف اشارہ کیا ہے تو اس کے متعلق میں نے ڈائریکٹر جنرل ایل ڈی اے سے proper بریفنگ لی تھی جس کے دوران مجھے بتایا گیا کہ جتنی بھی غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیاں ہیں ہم نے ان کے خلاف ایف آئی آرز درج کروائی ہیں،

ان کے خلاف ہم نےnotices serveکئے ہیں اور بہت سی ایسی سوسائٹیاں ہیں جہاں پر انہوں نےdemolishبھی کیا ہے۔

جناب سپیکر! اگر میری بہن کہیں گی تو میں یہ ساریdetailsان کے ساتھ shareکر لوں گا کہ جن جن ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے خلاف ایکشن لیا گیا ہے، ایف آئی آرز درج کروائی ہیں یاdemolishکی گئیں تو میں ان کے ساتھshareکر لوں گا تا کہ ان کےknowledgeمیں آ جائے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: چلیں! شکریہ۔ اگلا سوال نمبر3635 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوdispose ofکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3762جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose ofکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3791 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose ofکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب ناصر محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب ناصر محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر3832 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جہلم: نڑومی ڈھن سکیم کی تکمیل اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***3832: جناب ناصر محمود:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پچھلے پانچ سالوں میں حلقہ پی پی۔27 ضلع جہلم میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی گئی علیحدہ علیحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان منصوبوں میں کتنے منصوبے ایسے ہیں جو بروقت مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے ایسے منصوبے ہیں جو نامکمل ہیں؟

(ج) ان منصوبوں کی مدت تکمیل کیا تھی اور یہ منصوبے بروقت مکمل نہ ہونے کی وجوہات بتائیں؟

(د) نڑومی ڈھن سکیم پر اس وقت تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کیا یہ منصوبہ مکمل ہو چکا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز اس سکیم سے کتنی آبادی مستفید ہو رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) پچھلے پانچ سالوں میں حلقہ پی پی۔27 ضلع جہلم میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے درج ذیل منصوبہ جات کی منظوری دی گئی

سال2014-15

نئی واٹر سپلائی سکیم دولت پور، تحصیل پنڈ دادن خان، ضلع جہلم

نئی واٹر سپلائی سکیم واڑہ پھپھرہ، تحصیل پنڈ دادن خان، ضلع جہلم

واٹر سپلائی سکیم کندوال، تحصیل پنڈ دادن خان، ضلع جہلم

سال2015-16

واٹر سپلائی سکیم تھل، تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم

واٹر سپلائی سکیم چک شادی، تحصیل پنڈ دادن خان، ضلع جہلم

واٹر سپلائی سکیم سوڈی گجرا، تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم

سال2016-17

توسیع واٹر سپلائی سکیم کھیوڑہ، تحصیل پنڈ دادن خان، ضلع جہلم

واٹر سپلائی سکیم سوڈی گجرا، تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم

واٹر سپلائی سکیم نڑومی ڈھن چشمہ، Authority to maintain and Regulate

سیوریج ڈرینج سکیم پنوال

سال2017-18

واٹر سپلائی سکیم کندل وال، تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم

سال2018-19

سال2018-19 میں حلقہ پی پی۔27 ضلع جہلم میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی کوئی سکیم منظور نہیں ہوئی۔

(ب) مذکورہ منصوبوں میں سے آٹھ منصوبے بروقت مکمل ہو چکے ہیں جبکہ مندرجہ ذیل چار منصوبوں پر کام جاری ہے

1. نئی واٹر سپلائی سکیم دولت پور، تحصیل پنڈ دادن خان، ضلع جہلم
2. Authority to maintain and Regulateواٹر سپلائی سکیم نزومی ڈھن چشمہ
3. سیوریج ڈرینج سکیم پنوال
4. واٹر سپلائی سکیم کندوال، تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم

(ج) ان منصوبوں پر کام ابھی جاری ہے۔ اگر گورنمنٹ ان منصوبوں کے باقی مکمل فنڈز جاری کردے تو یہ منصوبے جون 2021 تک مکمل ہو جائیں گے۔

(د) واٹر سپلائی سکیم نڑومی ڈھن فیزI اور فیزII پر اس وقت تک 481.432 ملین خرچ ہو چکے ہیں اور یہ منصوبے مکمل ہو چکے ہیں۔ واٹر سپلائی سکیم نڑومی ڈھن فیزI اور فیزII سے تقریباً 100000 آبادی مستفید ہو رہی ہے

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ناصر محمود: جناب سپیکر! جی، بالکل میں ضمنی سوال کروں گا۔ انہوں نے جز (د) میں واٹر سپلائی سکیم نڑومی ڈھن فیزI اور فیزII پر اس وقت تک 481.432 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں اور یہ منصوبے مکمل ہو چکے ہیں۔ واٹر سپلائی سکیم نڑومی ڈھن فیزI اور فیزII سے تقریباً ایک لاکھ آبادی مستفید ہو رہی ہے لیکن وہاں حالات یہ ہیں کہ ایک لاکھ لوگ مستفید نہیں ہو رہے بلکہ وہ open area ہے جہاں یہ پانی کھڑا ہے اور وہیں پر بھینسیں، حیوان اور انسان پانی پی رہے ہیں جبکہ وہاں پر کوئی چار دیواری بھی نہیں ہے۔ اس پانی کا ٹیسٹ بھی ہو چکا ہے جو کہ مضر صحت ہے جس کی وجہ سے ہر چوتھے آدمی کو یرقان ہوا ہے تو آپ سے درخواست ہے کہ اس کا کوئی بہتر انتظام کیا جائے، چار دیواری بنائی جائے اور پانی صاف کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میرے فاضل ممبر کی بات بالکل درست ہے اور سکیم کے حوالے سے انہوں نے جو بات کی ہے تو یہ 480 ملین روپے کی سکیم تین مختلف phases میں تھی جس میں سے دو فیز جو کہ 362 ملین روپے کے تھے وہ مکمل ہو چکے ہیں اور تیسرے فیز میں ان کے جو تحفظات ہیں وہ میں نوٹ کر لیتا ہوں اور اجلاس کے بعد کوشش کریں گے کہ ان کے ساتھ مل کر جو کمی کوتاہی رہ گئی ہے اسے پورا کیا جائے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! اس سکیم کا کام شروع ہو جائے اور اس کی چار دیواری ہو جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! انشاءاللہ اس مالی سال کے اندر تیسرے فیز کے تحت اس کا کام بھی شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جناب ناصر محمود! پارلیمانی سیکرٹری کہہ رہے ہیں کہ انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس کا باقی کام مکمل کر لیں گے کیونکہ اس کے لئے پیسے رکھ لئے گئے ہیں اور یہ جلدی شروع کروا دیں گے۔

جناب ناصر محمود: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 3866 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: شاہدرہ میں نین سکھ بازار میں سیوریج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

3866*: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا شاہدرہ لاہور میں واقع نین سکھ بازار میں سیوریج سسٹم موجود ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):
نین سکھ بازار میں سیوریج سسٹم موجود ہے جو کہ واسا کے علاوہ مختلف محکموں نے لگایا ہوا ہے۔ یہ سیوریج سسٹم بہت پرانا اور بوسیدہ ہو چکا ہے اور اہل علاقہ کی سیوریج کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ناکافی ہے۔ اس علاقہ میں مختلف ہاؤسنگ سکیموں کے قیام کے باعث اکثر سیوریج کی شکایت رہتی ہے۔ سگیاں پل تا نین سکھ بازار کے علاقے سیوریج کی بہتری و مرمت کا منصوبہ پنجاب حکومت کے ADP 2017 میں منظور کیا جا چکا ہے جس کی مالیت 298 ملین روپے ہے۔ فی الوقت اس منصوبہ پر کام جاری ہے اور یہ منصوبہ اگلے مالی سال تک مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں لیکن مجھے اس کی حتمی تاریخ بتا دیں کہ یہ کام کب تک مکمل ہو جائے گا تاکہ میں وہاں لوگوں کو بتا سکوں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):
جناب سپیکر! انشاءاللہ تعالیٰ اسی مالی سال میں دسمبر تک یہ کام مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: محترمہ! پارلیمانی سیکرٹری بتا رہے ہیں کہ اسی سال دسمبر تک یہ کام مکمل کر لیا جائے گا۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ سبرینہ جاوید کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 3886 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جہلم: سوہاوہ میں سیوریج اور واٹر سپلائی
کی سکیموں کے لئے مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*3886: **محترمہ سبرینہ جاوید:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل سوہاوہ جہلم میں کس کس گاؤں، قصبوں اور شہروں میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی سکیموں پر کام جاری ہے؟

(ب) ان سکیموں کے لئے 19-2018 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت جن سکیموں پر کام جاری ہے ان کو جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) اربن سیوریج / ڈرینج سکیم سوہاوہ پر کام جاری ہے اس کے علاوہ کسی، گاؤں، قصبہ سیوریج اور واٹر سپلائی کا کام نہ ہو رہا ہے۔

(ب) اربن سیوریج/ڈرینج سکیم سوہاوہ کے لئے 19-2018 میں 3.125 ملین فنڈز گورنمنٹ آف پنجاب نے مختص کئے ہیں۔

(ج) اربن سیوریج / ڈرینج سکیم سوہاوہ پر کام جاری ہے اور اس سال جون 2020 میں مکمل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب سپیکر! اس سوال کے دیئے گئے تفصیلی جواب سے میں مطمئن ہوں اور مزید کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 3895 سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3896 بھی سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منان خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 3907 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع نارووال: پی پی-48 میں
شامل سکیموں کے نام اور تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

***3907: جناب منان خان:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-48 ضلع نارووال کی کون کون سی سکیموں پر کام ہو رہا ہے جو کہ ADP کی سکیمیں ہیں ان سکیموں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں نیز یہ کب شروع ہوئی تھیں کب مکمل ہوں گی؟

(ب) کس کس سکیم کا estimate تبدیل کیا گیا ہے اس سکیم کا نام اور تخمینہ لاگت بتائیں اگر estimate تبدیل کیا گیا ہے تو اس کی وجوہات بتائیں؟

(ج) کیا حکومت اور محکمہ اس حلقہ کی جن سکیموں پر کام جاری ہے وہ جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) ویلیج گمٹالہ کی سکیم جس پر کام جاری ہے اس کا کام کتنا ہوا ہے کتنا بقایا ہے اس پر کام مکمل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) پی پی-48 ضلع نارووال میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر نگرانی مندرجہ ذیل سکیمیں ADP 2019-20 میں شامل کی ہیں۔

نمبر شمار	سکیم کا نام	تخمینہ لاگت	تاریخ شروع	تاریخ متوقع تکمیل
1-	تعمیر گلیاں نالیاں و پی سی سی موضع گورالہ مان	50 ملین	19.01.2016	30.06.2020
2-	تعمیر پی سی سی، سولنگ اور نالیاں موضع ببرال، کلہ، میلو سیلو تحصیل شکرگڑھ	41.395 ملین	11.01.2017	30.06.2020

3-	تعمیر پی سی سی، سولنگ، فلٹریشن پلانٹ موضع نور کوٹ مینگڑی اور بگامدن، ٹھیکریاں، پگالہ	46ملین	14.03.2017	30.06.2020
4-	تعمیر نالیاں، سولنگ، پی سی سی اور باؤنڈری وال آف قبرستان یوسی ملہ، بوعہ، میلو سیلو، کلہ، مینگڑی، بارہ منگا، کوٹ نیناں، بھیڑی، اخلاص پور، جلالہ، سوجووال، پھگواڑی، ملک پور، فتح پور افغاناں، سہاری، گونہ، گمٹالہم کنجروڑ، لنگا، کوٹلی بارے خاں، ولی پور بوڑا	85 ملین	16.06.2017	30.06.2020

(ب) کسی بھی سکیم کا تخمینہ تبدیل نہیں کیا گیا تمام سکیموں پر انتظامی و فنی منظوری کے مطابق جز (الف) میں دی گئی تفصیل کے تحت کام جاری ہے۔

(ج) پنجاب کا سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے 21-2020 تیاری کے مراحل میں ہے۔ امید ہے کہ تمام سکیموں کو 30.06.2021 تک مکمل کرنے کے لئے فنڈز مہیا کر دیئے جائیں گے۔

(د) گاؤں گمٹالہ میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نارووال کی کوئی سکیم زیر تکمیل نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ کس کس سکیم کا estimate تبدیل کیا گیا ہے تو اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ کوئی estimate تبدیل نہیں کیا گیا اور جو پہلے روٹین میں estimate تھے انہی کے مطابق کام جاری ہے تو اس سوال کا محکمہ والوں نے غلط جواب بھیجا ہے کیونکہ وہاں پر بالکل مختلف کام ہو رہے ہیں جو کہ estimate کے مطابق نہیں ہو رہے بلکہ سیریل نمبر 1 کی سکیم موضع گورالہ مان کا کام ویسے ہی کسی اور گاؤں میں شروع کر دیا گیا ہے جبکہ اس کو کیبنٹ کمیٹی change کر سکتی ہے یعنی اگر کوئی سکیم change کرنی ہو تو کابینہ کمیٹی کرتی ہے اس لئے میری گزارش ہے کہ اس معاملے کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور سائٹ کا visit بھی کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! فاضل ممبر گزشتہ دور حکومت میں میرے colleague بھی رہے ہیں۔ انہوں نے میرے ساتھ اپنے طور پر بات کی تھی اور میں نے ان کے تحفظات پر انہیں یقین دلایا تھا کہ اگر ان کی approve کی ہوئی سکیم پر کسی جگہ پر کوئی estimate revise کیا گیا ہے تو اس پر ہم بات کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے آپ اگر کوئی کمیٹی بنانا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے otherwise سیکرٹری ہاؤسنگ موجود ہیں جن کے ساتھ ہم اجلاس کے بعد بیٹھ کر اس issue کو take up کر لیں گے اور ان کے تحفظات کو دور کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، جناب منان خان!

جناب منان خان: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے agree کر لیا ہے تو اس معاملے کے لئے ایک کمیٹی بنا دیں تاکہ اس معاملے کو مکمل طور پر thrash out کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے کہ اس معاملے کو محکمہ ہاؤسنگ کی جو سٹینڈنگ کمیٹی ہے اسے refer کر دیتے ہیں جو کہ ایک ماہ کے اندر وہاں اس کا physically check کر کے اس کی رپورٹ دے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! وہاں کے visit کا بھی کہہ دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل میں نے visit کا کہہ دیا ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر3916 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3917 بھی محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر!میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی،ٹھیک ہے۔بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: جی ٹی روڈ،کپ سٹور پر ٹریفک سگنل کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

***3635: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شہر لاہور جی ٹی روڈ پر واقع کپ سٹور چوک پر ٹریفک کی روانی کے لئے ٹریفک سگنل نصب ہے؟

(ب) اگر جواب نفی میں ہے تو پھر وہاں ٹریفک کی روانی کس طرح ممکن بنائی جاتی ہے نیز کیا محکمہ کپ سٹور چوک میں ٹریفک سگنل لگانے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) شہر لاہور جی ٹی روڈ پر واقع چوک کپ سٹور پر ٹریفک کی روانی کے لئے ٹریفک سگنل نصب نہ ہے۔

(ب) فی الحال بطور عارضی انتظام، ٹریفک کی روانی کے لئے ٹریفک وارڈن ڈیوٹی انجام دے رہے ہیں۔ٹیپا، ایل ڈی اے نے کپ سٹور چوک میں ٹریفک سگنل نصب کرنے کا ورک آرڈر جاری کر دیا ہے اور موقع پر کام ہو رہا ہے جو کہ جلد از جلد مکمل کیا جائے گا۔

صادق آباد شہر کے سیوریج کے منصوبہ پر لاگت اور تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*3762: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صادق آباد شہر (ضلع رحیم یار خان) کا میگا سیوریج کا منصوبہ کس سال منظور ہوا اور کب پایہ تکمیل کو پہنچا؟

(ب) اس منصوبہ پر کل کتنی لاگت آئی اور ٹھیکہ کس فرم کو دیا گیا؟

(ج) اس منصوبہ کا آڈٹ کب ہوا اور کس فرم یا کمپنی سے کرایا گیا، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) صادق آباد شہر میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیرِ نگرانی سیوریج کے منصوبہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. کنسٹرکشن / لیننگ سیوریج، واٹر سپلائی، اینڈ ٹف ٹائل صادق آباد۔ یہ منصوبہ مالی سال2017-18 میں منظور ہوا اور جنوری 2018 میں مکمل ہوا اور مکمل فنکشنل حالت میں ہے۔
2. لیننگ سولنگ، واٹر سپلائی، سیوریج اینڈ ٹف ٹائل سٹی صادق آباد۔ یہ منصوبہ مالی سال2017-18 میں منظور ہوا۔ اس منصوبہ پر کام جاری ہے اور یہ منصوبہ بقیہ فنڈز کی دستیابی پر2021 میں مکمل کر لیا جائے گا۔

(ب)

1. کنسٹرکشن /لیننگ سیوریج، واٹر سپلائی، اینڈ ٹف ٹائل صادق آباد۔اس منصوبہ پر29.886 ملین روپے لاگت آئی اور یہ منصوبہ میسرز باہو انٹرپرائزز گورنمنٹ کنٹریکٹر کو الاٹ ہوا۔
2. لیننگ سولنگ، واٹر سپلائی، سیوریج اینڈ ٹف ٹائل سٹی صادق آباد۔ اس منصوبہ کا تخمینہ لاگت 37.736 ملین روپے لگایا گیا اور اب تک اس منصوبہ پر 31.781 ملین روپے خرچ کیا جا چکا ہے اور یہ منصوبہ محمد پرویز گورنمنٹ کنٹریکٹر صادق آباد کو الاٹ ہوا۔

(ج) حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق محکمہ آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس (ورکس) پنجاب کی جانب سے ان دونوں منصوبہ جات کا تفصیلی آڈٹ ہر سال کیا جاتا رہا ہے۔

لاہور: پرائیویٹ سوسائٹی پام ولاز کے سیوریج سسٹم کی بغیر منظوری جوبلی ٹاؤن کے سیوریج سسٹم میں آمیزش سے متعلقہ تفصیلات

*3791: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا جوبلی ٹاؤن سکیم لاہور سے ملحقہ پرائیویٹ سوسائٹی پام ولاز ایل ڈی اے سے منظور شدہ ہے اگر ہاں تو اس کی منظوری کب دی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے حکام کی ملی بھگت سے مذکورہ سوسائٹی کا سیوریج سسٹم بغیر منظوری لئے جوبلی ٹاؤن کے سیوریج میں ڈال دیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس کام میں ملوث ایل ڈی اے ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) جوبلی ٹاؤن سکیم لاہور سے ملحقہ پرائیویٹ سوسائٹی پام ولاز ایل ڈی اے سے منظور شدہ ہے۔ اس کی منظوری مورخہ 31-07-2019 بذریعہ لیٹر نمبر LDA/DMP-1/024 دی گئی۔ پرائیوٹ لینڈ سب ڈویژن کے تمام سروسز ڈیزائنز بشمول سڑکیں، پانی اور سیوریج، بجلی سالڈ ویسٹ اور پی ایچ اے متعلقہ اداروں سے منظور شدہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ سوسائٹی نے منظوری کے بعد سیوریج سسٹم جوبلی ٹاؤن سیوریج میں ڈالا ہے۔

(ج) تفصیلاً جواب جز (الف) میں ملاحظہ فرمائیں۔

ضلع چنیوٹ: پی پی-95 میں مالی سال20-2019
کے لئے واٹر سپلائی سکیم کے لئے مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

*3895: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں پی ایچ اے کے کتنے ٹیوب ویل کس کس واٹر سپلائی سکیم کے چل رہے ہیں؟

(ب) کتنے ٹیوب ویل خراب ہیں یہ کس کس موضع میں نصب ہیں؟

(ج) حلقہ پی پی-95 کے کس کس گاؤں، شہر اور قصبہ میں واٹر سپلائی کی سکیمیں ہیں؟

(د) اس حلقہ میں محکمہ نے موجودہ مالی سال 20-2019 میں واٹر سپلائی کے لئے کتنی رقم کس کس سکیم کے لئے مختص کی ہے اس کی تفصیل فراہم کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی تکمیل شدہ چھ واٹر سپلائی سکیموں کے 14 ٹیوب ویل چل رہے ہیں جن کو چلانے اور مرمت وغیرہ کے ذمہ داران کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع چنیوٹ میں پانچ ٹیوب ویل خراب ہیں جن کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حلقہ پی پی-95 میں کوئی واٹر سپلائی سکیم نہ ہے۔

(د) حلقہ پی پی-95 میں برائے مالی سال 20-2019 کے لئے کوئی واٹر سپلائی سکیم نہ ہے اور کسی واٹر سپلائی سکیم کے لئے رقم مختص نہ ہے۔

ضلع چنیوٹ: واٹر سپلائی اور ڈرینج
کی سکیموں اور تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*3896: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ کتنا ہے کتنا فنڈز صوبائی حکومت کی طرف سے فراہم کیا گیا ہے؟

(ب) اس وقت اس ضلع میں کون کون سی واٹر سپلائی اور ڈرینج کی سکیموں پر محکمہ کام کر رہا ہے ان کا نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) حلقہ پی پی-95 کی کس کس ڈرینج سکیم پر محکمہ کام کر رہا ہے ان کا نام، تخمینہ لاگت اور ان پر کام کب سے شروع ہے کب تک مکمل ہو گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ضلع چنیوٹ بشمول تحصیل چنیوٹ، تحصیل لالیاں اور تحصیل بھوآنہ کے لئے حکومت پنجاب نے برائے مالی سال 20-2019 محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا بجٹ 160.408 ملین مختص کیا۔ اب تک 160.408 ملین جاری کر دیئے گئے ہیں۔

(ب) اس وقت محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ایک سکیم رورل واٹر سپلائی کالوال ٹھٹھی بالا راجا تحصیل لالیاں ضلع چنیوٹ میں کام جاری ہے اور 73 فیصد تک سکیم مکمل ہو چکی ہے تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سیوریج اور ڈرینج کی 27 سکیموں پر کام جاری ہے۔ جس کا نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حلقہ پی پی-95 میں یونین کونسل نمبر 12، 13 اور 14 کے مختلف دیہاتوں اور چک نمبر 141 ج۔ب میں کام جاری ہے۔ جس کا نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان سکیموں پر کام مالی سال 19-2018 سے شروع ہے اور مالی سال 21-2020 میں مکمل ہو گا۔

لاہور: یونین کونسل نمبرز 133 اور 134 میں
واٹر سپلائی ٹیوب ویل کی تعداد اوران کی چالو حالت سے متعلقہ تفصیلات

*3916: **محترمہ راحیلہ نعیم**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونین کونسل نمبرز 133 اور 134 واہگہ ٹاؤن میں 2018 سے آج تک کتنے ٹیوب ویل صاف پانی کے لگائے گئے ہیں ان کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) جو ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں ان میں کتنے ٹیوب ویل خراب پڑے ہیں اور کتنے چالو حالت میں ہیں علاقہ وار تفصیل بیان فرمائی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یونین کونسل نمبرز 133 اور 134 واہگہ ٹاؤن میں 2018 سے آج تک صاف پانی کا کوئی نیا ٹیوب ویل نصب نہیں کیا گیا۔

(ب) ایضاً

لاہور: سلطان محمود روڈ کے
سیوریج پائپ لائن کی صفائی سے متعلقہ تفصیلات

*3917: **محترمہ راحیلہ نعیم**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سلطان محمود روڈ کا سیوریج انٹر ووڈ فیکٹری سے لے کر شاہ گوہر پیر قبرستان چوک تک بند رہتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شاہ گوہر پیر قبرستان چوک میں سیوریج کا پانی کھڑا رہتا ہے؟

(ج) پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے سڑک جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ چکی ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سلطان محمود روڈ کی سیوریج پائپ لائن کی صفائی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) سلطان محمود روڈ پر سیوریج بالکل ٹھیک کام کر رہا ہے البتہ جب کبھی سیوریج بندش کی شکایت موصول ہوتی ہے تو محکمہ واسا فوری طور پر Sucker/Jetter Machine سے سیوریج کی بندش کو دور کر دیتا ہے۔

(ب) شاہ گوہر آباد قبرستان چوک میں بعض اوقات پانی کے زیادہ استعمال کے دوران اور خاص طور پر بارش کے دوران پانی کھڑا ہونے کی شکایات موصول ہوتی ہیں جن کی محکمہ واسا فوری طور پر لیبر اور Sucker/Jetter Machine کے ذریعے ختم کرتا ہے اوراس کے علاوہ علاقے میں سیوریج کو فنکشنل رکھنے کے لئے محکمہ واسا اپنے شیڈول کے حساب سے ڈیسلٹنگ کا کام بھی کرواتا ہے۔

(ج) شاہ گوہر آباد سڑک کی خرابی صرف پانی کا کھڑا ہونا نہیں بلکہ سڑک کافی عرصہ سے مرمت نہیں کی گئی ہے۔

(د) سلطان محمود روڈ کی ڈیسلٹنگ محکمہ واسا عزیز بھٹی ٹاؤن نے اپنے ڈیسلٹنگ شیڈول کے مطابق مورخہ 29-02-2020 کو کروائی ہے جس کی تصویریں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ساہیوال شہر اور کمیر شریف کے سیوریج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

*3949: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال شہر اور کمیر شریف شہر کا plinth لیول کب نکالا گیا تھا؟

(ب) کیا ان شہروں میں plinthلیول کے مطابق سیوریج ڈالا گیا تھا اور ہے یہ منصوبہ جات کب بنائے گئے کتنی رقم ان پر خرچ ہوئی کتنی مزید درکار ہے ان سکیموں پر کتنا کام مکمل ہوا کتنا بقایا ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ دونوں جڑواں شہروں کی 68فیصد سے زائد شہری آبادی میں سیوریج سسٹم ناپید ہے اس کے لئے حکومت کیا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔اس بابت حکومتی پالیسی کے بارے میں آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ساہیوال شہر اور کمیر شریف شہر کے plinthلیول کا تعلق محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے نہ ہے۔

(ب) ساہیوال شہر اور کمیر شریف شہر میں جاری و تکمیل شدہ سیوریج سکیموں میں Hydraulic Statement/Designکے مطابق سیوریج ڈالا گیا کسی بھی طرف سے لیول غلط ہونے کی شکایت نہ ہے۔سیوریج اینڈ ڈرینج سکیم برائے چک نمبر120/L-9کمیر کا منصوبہ مالی سال2011-12میں مکمل کرنے کے بعد متعلقہ ٹاؤن کونسل کے حوالے کر دیا گیا تھا۔اس منصوبہ کی لاگت49.659 ملین روپے تھی۔ساہیوال شہر کے سیوریج کے لئے ابھی دو منصوبے چل رہے ہیں ان منصوبہ جات کی تخمینہ لاگت 195.449 ملین روپے ہے۔ان منصوبہ جات پر اب تک 110.962 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔Annex-Aتفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ان سکیموں کو مکمل کرنے کے لئے 85.077 ملین روپے درکار ہیں۔ ساہیوال شہر کے سیوریج کے منصوبہ جات کے لئے موجودہ مالی سال میں جاری کئے گئے فنڈز 100 فیصد خرچ کئے جا چکے ہیں۔

(ج) درست نہ ہے۔ساہیوال اور کمیر شریف میں تقریباً75فیصد آبادی سیوریج کی سہولت سے مستفید ہو رہی ہے۔علاوہ ازیں ساہیوال شہر کے لئے ایک جامع منصوبہ پر Punjab Intermediat Cities Improvement Investment Programme (PICIIP)کے تحت کام جاری ہے۔

ساہیوال: سیوریج سکیم اور واٹر سپلائی سکیم کمیر شریف میں فنڈز میں خُورد بُرد سے متعلقہ تفصیلات

*3950: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی کمیر شریف ضلع ساہیوال میں سیوریج کے پائپوں کا پانی پینے کے پانی کے پائپوں میں مل گیا ہے جس سے شہریوں کو گندہ پانی پینے کے لئے مل رہا ہے جس کی وجہ سے انسانی صحت کے لئے خطرات لاحق ہو گئے ہیں اور یہ سارا معاملہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی ناقص کارکردگی اور نااہلی سے ہو رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیوریج سکیم اور واٹر سپلائی سکیم کمیر شریف میں انتہائی ناقص/گھٹیا اور Poor Quality کا میٹریل استعمال ہوا مزید فنڈز میں بھی خُورد بُرد کی گئی ہے جس کی وجہ سے گندہ پانی صاف پانی کے پائپوں میں مکس ہو رہا ہے؟

(ج) اگر جُز بالا حقائق پر مبنی ہیں تو حکومت وقت کب تک عوام الناس کو درپیش جان لیوا موذی امراض سے بچانے اور ذمہ داران اہلکاران کو کب تک سزا دینے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) میونسپل کمیٹی کمیر شریف میں مختلف سالوں میں مختلف ایجنسیوں نے سیوریج لائن ڈالی ہیں جن میں لوکل گورنمنٹ، ضلع کونسل اور ٹاؤن کمیٹی شامل ہے جس کی وجہ سے واٹر سپلائی کا کچھ پائپ مختلف جگہوں سے ٹوٹ گیا تھا جس کی وجہ سے leakage سامنے آئی ہے جن کی مرمت کا کام کیا جا رہا ہے اور جلد ہی تمام شہر کو leakage سے پاک کر دیا جائے گا۔

(ب) سیوریج سکیم اور واٹر سپلائی سکیم کمیر شریف میں دورانِ تعمیر استعمال کیا گیا پائپ اور میٹریل گورنمنٹ کی منظور شدہ لیبارٹری سے ٹیسٹ شدہ ہے اور فنڈز میں کسی بھی قسم کی خُورد بُرد کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) یہ سکیم مکمل ہونے کے بعد ٹیسٹ آپریشن میں ہے۔ پچھلے چھ ماہ سے بجلی کا بل بذریعہ ٹھیکیدار جمع کروایا جا رہا ہے میونسپل کمیٹی کہیر سکیم کا انتظام سنبھالنے سے گریزاں ہے۔ اگر میونسپل کمیٹی کہیر سکیم کا چارج سنبھالنے کو تیار ہو تو سکیم ہر لحاظ سے مکمل کر کے ان کے حوالے کر دی جائے گی۔ حکومت کی پالیسی کے مطابق سکیم چلانے کی ذمہ داری میونسپل کمیٹی کہیر کی ہے۔ محکمہ کے پاس اس سلسلہ میں کوئی فنڈز نہ ہیں۔ فنڈز میں خُورد بُرد کے حوالہ سے کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔ شکایت اور ثبوت کی صورت میں جو بھی اہلکاران ذمہ دار نکلے ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا راولپنڈی اور تحصیل کہوٹہ میں ہاؤسنگ پراجیکٹ کے لئے این او سی جاری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3968: **محترمہ منیرہ یامین ستی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آر ڈی اے نے کن کن ہاؤسنگ سوسائٹیز کو ضلع راولپنڈی کی تحصیل پنڈی اور کہوٹہ میں ہاؤسنگ پراجیکٹس کے لئے این او سی جاری کئے ہوئے ہیں؟

(ب) کن سوسائٹیز کو غیر قانونی سمجھتے ہوئے ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

(ج) بالخصوص چکری روڈ راولپنڈی پر کون کون سی ہاؤسنگ سوسائٹیز کا layout پلان منظور شدہ ہے اور کون کون سی ہاؤسنگ سوسائٹیز کا صرف PPP منظور ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے تحصیل کہوٹہ میں کسی ہاؤسنگ سوسائٹی کو این او سی جاری نہیں کیا ہے جبکہ تحصیل پنڈی کی ہاؤسنگ سکیم جن کو این او سی جاری کیا جا چکا ہے کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) راولپنڈی تحصیل میں غیر قانونی ہاؤسنگ سکیموں کے خلاف تسلسل سے قانونی کارروائی کی جا رہی ہیں۔ گزشتہ چھ ماہ کے دوران جن ہاؤسنگ سوسائٹیز کو نوٹسز، چالان کئے گئے اور جن ہاؤسنگ سکیموں کے دفاتر کو سیل کیا گیا اور ان کے گیٹ اور اشتہاری بورڈز کو گرا

دیا گیا ان کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز آٹھ ہاؤسنگ سکیموں کے خلاف ایف آئی آر درج کرانے کی سفارش بھی کی گئی ہے۔

(ج) چکری روڈ پر کیپیٹل سمارٹ سٹی کو این او سی جاری کیا گیا ہے اس کے علاوہ کسی ہاؤسنگ سوسائٹی کی پلاننگ پرمیشن منظور نہ ہے۔

ضلع راولپنڈی کچہری کے سامنے
جگہ کو لیز پر دینے کی شرائط وضوابط سے متعلقہ تفصیلات

*3969: **محترمہ منیرہ یامین ستی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راولپنڈی میں کچہری کے سامنے والی جگہ محکمہ ہاؤسنگ نے کن کمپنیوں کو کس شرائط پر اور کتنے عرصہ کے لئے لیز پر دی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ وہ اراضی ہے جہاں Mc.Donald/Seni Pack اور دیگر کمپنیوں نے کھانے کے آؤٹ لیٹ کھولے ہوئے ہیں ان لیز ہولڈر کے نام بتائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) مذکورہ جگہ حکومت پنجاب کی ملکیت ہے جو کہ محکمہ ہذا نے 2005 میں حکومت پنجاب کی منظوری سے جناح پارک ڈویلپ کرنے کے لئے HQ Engg 10 Corps، چکلالہ، راولپنڈی کو دی۔ پارک کے افتتاح مورخہ 24.04.2006 سے لے کر اب تک HQ Engg 10 Corps کے پاس ہے۔ مزید برآں HQ Engg 10 Corps کی درخواستوں پر لیز کا دورانیہ وقتاً فوقتاً حکومت پنجاب کی جانب سے بڑھایا گیا۔ حال ہی میں HQ Engg 10 Corps، چکلالہ کی درخواست برائے مزید توسیع لیز کے لئے محکمہ ہذا کی جانب سے مئی 2020 کو سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو ارسال کی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! McDonald/Cinepex اور دیگر کمپنیوں کی لیز مذکورہ اراضی پر HQ Engg 10 Corps نے دی ہیں لہذا ان کی تفصیلات HQ Engg 10 Corps سے متعلقہ ہیں۔

لاہور میں زیر زمین پانی کی سطح گرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3999: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں زیر زمین پانی (واٹر / ٹیبل) کی سطح دن بدن نیچے گر رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سوسائٹیوں میں پانی کا بل فکسڈ ہوتا ہے جس سے لوگ پانی بے دریغ استعمال کرتے ہیں؟

(ج) کیا ہمیں آنے والی نسلوں کے لئے پانی کو بچانا ہے اس بابت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ زیر زمین پانی (واٹر ٹیبل) کی سطح میں اوسطاً ایک میٹر سالانہ کمی واقع ہو رہی ہے۔

(ب) یہ واسا سے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) جوڈیشل واٹر کمیشن کی ہدایات کی روشنی میں زیر زمین پانی کو بچانے کے لئے درج ذیل اقدامات کئے جا رہے ہیں:

1. مساجد میں وضو کے استعمال شدہ پانی کو محفوظ کرنے کے لئے زیر زمین واٹر ٹینک بنائے گئے ہیں اور محفوظ پانی کو پودوں کی آبیاری کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔
2. واسا نے تمام سروس سٹیشنز پر پینے والے پانی کے کنکشنز کاٹ دیئے ہیں۔ مزید برآں سروس سٹیشنز پر ری سائیکلنگ پلانٹس کی تنصیب عمل میں لائی گئی ہے جس سے استعمال شدہ پانی کو دوبارہ استعمال میں لایا جا رہا ہے۔ اس سے زمینی پانی کو بچانے میں مدد ملے گی۔
3. نہری پانی کی تطہیر کے لئے بی آر بی نہر پر منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔ اس منصوبہ کا PC-I(ECNEC) کی جانب سے منظور کر لیا گیا ہے اور یہ منصوبہ تین سال کے عرصہ میں مکمل کیا جائے گا جس سے زیر زمین پانی پر انحصار کم ہو جائے گا اور نہری پانی کو پینے کے قابل بنا کر فراہم کیا جائے گا۔

4. نہری پانی کے 17 کھالے بھی بحال کروائے گئے ہیں جس سے مختلف پارکس باغ جناح، ریس کورس پارک، ماڈل ٹاؤن پارک وغیرہ کو سیراب کیا جارہا ہے۔
5. پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ(PPP)اتھارٹی کی جانب سے سات لاکھ سے زائد واٹر میٹرز کی تنصیب کا منصوبہ منظور کیا جاچکا ہے۔ٹینڈر کے عمل کے بعد اگلے دو سال میں یہ منصوبہ مکمل کرلیا جائے گا، جس سے پانی کو بچانے میں خاطر خواہ مدد ملے گی۔

ضلع خوشاب: سیوریج سکیم روڈا
کی منظوری، کام کی نوعیت اور تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

***4096: جناب محمد وارث شاد:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیوریج سکیم روڈا ضلع خوشاب کی سکیم کب منظور ہوئی تھی اس میں کون کون سا کام ہونا تھا اس کا تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) اس سکیم پر آج تک کتنی رقم خرچ ہوئی ہے کتنا اور کون کون سا کام کہاں کہاں پر مکمل ہوا ہے کتنا اور کون کون سا کام باقی ہے؟

(ج) اس سکیم کے لئے مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص ہے اور اس کا کتنا کام ہوگیا ہے اور کون کون سا کام ہوگا؟

(د) کیا حکومت اس سکیم کو جلد از جلد مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) اس سکیم کی انتظامی منظوری بذریعہ کمشنر سرگودھا ڈویژن سرگودھا چٹھی نمبری 527/2017/DDF مورخہ 18.08.2017 کو مبلغ -/92,683,000روپے کی منظور فرمائی۔اس منصوبہ کے تخمینہ لاگت میں جو کام مکمل کروانا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	منصوبہ		تخمینہ لاگت
1۔	مہیا کرنا، بچھانا آر سی سی سیور لائنز 9 انچ اندرونی قطر تا30انچ	36021Rft	53,949,000
2۔	تعمیر کرنا سکریننگ چیمبر (سائز17.25')	No. 01	1,442,500
3۔	تعمیر کرنا کولیکٹنگ ٹینک(سائز 25')	No. 01	4,087,800
4۔	تعمیر کرنا پمپنگ چیمبر	No. 01	560,300
5۔	مہیا کرنا، بچھانا فورس مین20انچ قطراے سی پائپ	1000Rft	4,222,800
6۔	تعمیر کرنا پی سی سی سلیب	38115Cft	11,447,000
7۔	لگانا پمپنگ مشینری	04Sets	5,132,000
8۔	مہیا کرنا بجلی	01Job	900,000
9۔	مہیا کرنا جنریٹر 100 کے وی اے	01Set	2,200,000
10۔	مہیا کرنا چاردیواری	400Rft	829,400

(ب) حکومت پنجاب نے اب تک جو رقم فراہم کی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	رقم	خرچہ
2017-18	14,300,000	14,300,000
2018-19	2,500,000	2,500,000
2019-20	2,500,000	2,500,000
ٹوٹل	19,300,000	19,300,000

اس سکیم کے مکمل شدہ کام کی تفصیل درج ذیل ہے:

1	مہیا کرنا، بچھانا آر سی سی سیور لائنز 9 انچ اندرونی قطر تا30	5413Rft
2	تعمیر کرنا سکریننگ چیمبر (سائز17.25)	No.01
3	تعمیر کرنا کولیکٹنگ ٹینک) سائز 25')	No.01

اس سکیم کا جو کام بقایا رہتا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	مہیا کرنا، بچھانا آر سی سی سیور لائنز 9 انچ اندرونی قطر تا 30انچ	30608Rft
2۔	تعمیر کرنا پمپنگ چیمبر	No 01
3۔	مہیا کرنا، بچھانا فورس مین 20 انچ قطراے سی پائپ	1000Rft
4۔	تعمیر کرنا پی سی سی سلیب	38115Cft
5۔	لگانا پمپنگ مشینری	04Sets

6- مہیا کرنا بجلی 01Job

7- مہیا کرنا جنریٹر 100 کے وی اے 01Set

مہیا کرنا چاردیواری 400Rft

(ج) اس سکیم پر مالی بجٹ سال20-2019 میں حکومت پنجاب نے جو فنڈز مہیا کئے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	رقم	خرچہ
2019-20	2,500,000	2,500,000

مالی سال20-2019 میں جو کام مکمل ہوا اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- مہیا کرنا، بچھانا آر سی سی سیور لائنز 9 انچ اندرونی قطر تا 30انچ 3397Rft

(د) حکومت اس سکیم کو22-2021 تک مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

میترانوالی تحصیل ڈسکہ میں

سیوریج اور سڑک کی ناگفتہ بہ حالت سے متعلقہ تفصیلات

***4126: رانا منور حسین:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میترانوالی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں سیوریج کا پانی جابجا کھڑا رہتا ہے اور سیوریج کے پائپ عرصہ دراز سے بند پڑے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سیوریج سکیم کے لئے منظور ہونے والا فنڈ خرچ نہ کیا گیا جس کی بناء پر پوری سکیم ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے؟

(ج) میترانوالی مین انٹر کالج سے مین بازار جانے والی سڑک پیدل گزرنے کے قابل بھی نہ ہے اور بارش کے دنوں میں یہ سڑک گارے کا منظر پیش کرتی ہے اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) میترانوالی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں 2007 میں سیوریج سکیم بنائی گئی تھی جو کہ اب گاؤں کی یوزر کمیٹی چلارہی ہے جو ہر گھر سے بل لیتی ہے۔ کبھی کبھار سکیم ہذا کا بجلی کنکشن عدم ادائیگی کی بناء پر کٹ جاتا ہے تو گاؤں میں پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔

(ب) رورل سیوریج سکیم میترانوالی سال 2007 میں 27.786 ملین روپے بنائی گئی تھی جو کہ موقع پر موجود ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ڈسپوزل سٹیشن

(i) پمپ ہاؤس ایک عدد 20 فٹ اندرونی سائز

(ii) سکرینگ چمبر 15 فٹ اندرونی سائز

(iii) Collecting Tank 20 فٹ اندرونی سائز

(iv) پمپنگ مشینری تین عدد سیٹ دو کیوسک ڈسچارج فی سیٹ

2. آر سی سی سیور 9 انچ اندرونی سائز تا 24 انچ اندرانی سائز

جو کہ سکیم کے مکمل ہونے کے بعد یوزر کمیٹی کے سپرد کر دی گئی ہے۔

(ج) چونکہ راستہ کے دونوں اطراف مکانات تعمیر ہو چکے ہیں ان مکانات کا پلنتھ لیول تحصیل کونسل / کمیٹی کے منظور کردہ بائی لاز کی منظوری کے بغیر رکھا گیا ہے جس کی وجہ سے بارش کے دنوں میں پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔

گوجرانوالہ میں غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز کی تعداد اور ان کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*4151: **جناب امان اللہ وڑائچ**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کتنی غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز قائم ہیں یا کی جارہی ہیں؟

(ب) حکومت نے اب تک ان غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز کے خلاف کیا کارروائی کی ہے؟

(ج) غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز میں بجلی و گیس کے میٹر کیسے لگ رہے ہیں؟

(د) غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز کی روک تھام کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور کتنے غیر قانونی ہاؤسنگ مالکان گرفتار کئے ہیں تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں تقریباً24 غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز قائم کی جا رہی ہیں جن کے خلاف گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ کارروائی کر رہا ہے جن میں سے کچھ کالونیز کی خامیوں کو دور کر کے قانونی حیثیت دی جا سکتی ہے۔

(ب) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ نے غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز کے خلاف نوٹس جاری کئے ہیں۔ غیر قانونی تعمیرات کو سیل یا مسمار کیا گیا ہے اور مالکان کے خلاف مقدمات کے اندراج کے لئے متعلقہ پولیس سٹیشن کو تحریر کیا گیا ہے۔ مزید برآں سروسز مہیا کرنے والے محکمہ جات کو تحریر کیا گیا ہے کہ ان ہاؤسنگ کالونیز کو کسی قسم کی سہولیات فراہم نہ کی جائیں اور عوام الناس کو بھی بذریعہ پبلک نوٹس مطلع کیا ہے کہ وہ ان غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز میں کسی قسم کی خرید و فروخت نہ کریں۔

(ج) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ نے کسی غیر قانونی ہاؤسنگ کالونی کو بجلی و گیس کے میٹر لگانے کا این او سی جاری نہ کیا ہے بلکہ متعلقہ محکمہ جات کو تحریر کیا ہے کہ وہ غیر قانونی کالونیز کو کنکشن مہیا نہ کریں۔

(د) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز کی روک تھام کے لئے پنجاب ڈویلپمنٹ آف سٹیز ایکٹ1976 ترمیمی2014 کے تحت اقدامات اٹھا رہا ہے جس میں نوٹس جاری کرنا، سیل یا مسمار کرنا اور مقدمہ جات کے اندراج کے لئے متعلقہ تھانہ جات کو تحریر کرنا شامل ہے۔ تمام غیر قانونی ہاؤسنگ کالونی مالکان کے خلاف مقدمات کے اندراج کے لئے استدعا متعلقہ تھانہ میں بھجوائی جا چکی ہے جبکہ مالکان کو گرفتار کرنا اور کورٹ میں چالان پیش کرنا پولیس کے دائرہ اختیار میں ہے۔

گوجرانوالہ: پی پی-62 میں واٹر سپلائی
اور سیوریج سکیموں کے لئے مالی سال19-2018 میں مختص بجٹ کی تفصیلات

*4152: **جناب امان اللہ وڑائچ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-62 گوجرانوالہ کے کس کس گاؤں / قصبہ / شہر میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیمیں چل رہی ہیں اور کس کس گاؤں قصبہ وشہر کی سکیمیں بند ہیں؟

(ب) اس حلقہ پی پی-62 میں کس کس گاؤں قصبہ اور شہروں میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی سکیموں پر کام جاری ہے؟

(ج) ان سکیموں کے لئے سال19-2018 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت جن سکیموں پر کام جاری ہے ان کو جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ضلع گوجرانوالہ کے صوبائی حلقہ پی پی-62 کے صرف ایک گاؤں سانکے میں واٹر سپلائی سکیم سال1996 میں مکمل کی گئی اور سال 2001 میں محکمہ کے desolve ہونے کے بعد سے سکیم تا حال بند ہے۔ اسی حلقہ کے مندرجہ ذیل گاؤں / قصبہ / شہر کی سکیموں پر کام ہو رہا ہے۔

1۔ کوٹ قاضی اور مدوخلیل 2۔ لدھے والا وڑائچ اور مغل چک

(ب) ضلع گوجرانوالہ کے صوبائی حلقہ پی پی-62 میں کوئی واٹر سپلائی سکیم زیر تکمیل نہ ہے جبکہ مندرجہ ذیل سیوریج سکیموں پر کام جاری ہے۔

1۔ کوٹ قاضی۔ مدوخلیل 2۔ لدھے والا وڑائچ اور مغل چک

(ج) مندرج بالا زیر تکمیل سکیموں کے لئے سال19-2018 کے بجٹ میں درج ذیل رقم مختص کی گئی۔

1۔کوٹ قاضی اور مدو خلیل32.500ملین روپے

2۔لدھے والا وڑائچ اور مغل چک25.800ملین روپے

(د) ہاں! سال22-2021

نارووال: پی پی۔48میں مالی سال20۔2019کے تحت
اے ڈی پی میں شامل سکیموں کے تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

***4324: جناب منان خان:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔48نارووال کی کتنی اور کون کون سی پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی سکیمیں مالی سال 20-2019کے تحتADPمیں شامل ہیں ان سکیموں کے نام، تخمینہ، لاگت، مدت تکمیل اور تاریخ آغاز کام بتائیں؟

(ب) کیا ان سکیموں کے لئے اسٹیمیٹ کے مطابق مکمل رقم مختص کی گئی ہے اور ان پر کام جاری ہے، کس کس سکیم پر کام بند ہے، اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت تمام سکیموں پر کام جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) کیا کسی سکیم کا اسٹیمیٹ تبدیل تو نہیں کیا گیا یا اس کی جگہ تو تبدیل نہیں کی گئی اگر ایسا کیا گیا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پی پی۔48نارووال میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر نگرانی مندرجہ ذیل سکیمیں ADP 2019-20 میں شامل کی ہیں۔

نمبر شمار	سکیم کا نام	تخمینہ لاگت	تاریخ شروع	تاریخ متوقع تکمیل
1۔	تعمیر گلیاں نالیاں و پی سی سی موضع گورالہ مان	50 ملین	19.01.2016	30.06.2021 30.06.2020

2۔	تعمیر پی سی سی، سولنگ اور نالیاں موضع برال، کلہ، میلو سیلو تحصیل شکر گڑھ	41.395 ملین	11.01.2017	30.06.2020 30.06.2021
3۔	تعمیر پی سی سی، سولنگ، فلٹریشن پلانٹ موضع نور کوٹ مینگڑی اور بگا مدن، ٹھیکریاں، پگالہ	46 ملین	14.03.2017	30.06.2021
4۔	تعمیر نالیاں، سولنگ، پی سی سی اور باؤنڈری وال آف قبرستان یو سی ملہ، بوعہ، میلو سیلو، کلہ، مینگڑی، بارہ منگا، کوٹ نیناں، بھیڑی، اخلاص پور، جلالہ، سوجووال، پھگواڑی، ملک پور، فتح پور افغاناں، سہاری، گونہ، گمٹالہم کنجروڑ، لنگا، کوٹلی بارے خاں، ولی پور بوڑا	85 ملین	16.06.2017	30.06.2021

(ب) مندرجہ بالا سکیموں کے گورنمنٹ نے جتنے فنڈز مہیا کئے تھے ان کے مطابق کام مکمل کر دیا ہے۔ اگر گورنمنٹ نے بقایا فنڈز مہیا کر دیئے تو مندرجہ بالا سکیمیں 30-06-2021 تک مکمل کر دی جائیں گی۔

(ج) اگر گورنمنٹ نے بقایا فنڈز مہیا کر دیئے تو تمام مندرجہ بالا سکیمیں جلد از جلد مکمل کر دی جائیں گی۔

(د) کسی بھی سکیم کا تخمینہ تبدیل نہیں کیا گیا تمام سکیموں پر انتظامی وفنی منظوری کے مطابق جز (الف) میں دی گئی تفصیل کے تحت کام جاری ہے۔

آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کے قیام اور گھروں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*4331: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کب شروع کی گئی؟

(ب) اس سکیم کے تحت اب تک کتنے گھر تعمیر کئے جا چکے ہیں اور کتنے گھر زیر تعمیر ہیں؟

(ج) حکومت نے 2018-19 کے منی بجٹ میں مذکورہ سکیم کے لئے کتنی رقم مختص کی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پنجاب لینڈ ڈویلپمنٹ کمپنی مارچ 2010 میں تشکیل دی گئی جس کا مقصد پنجاب میں آشیانہ ہاوسنگ سکیم کا قیام تھا۔

(ب) اس سکیم کے تحت گھروں کی تفصیل درج ذیل ہے:

- آشیانہ قائد لاہور 1754 گھر۔
- آشیانہ فیصل آباد 106 گھر۔
- آشیانہ ساہیوال 125 گھر۔
- آشیانہ اقبال لاہور میں تاحال کوئی گھر تعمیر نہیں ہوا۔

(ج) حکومت نے مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں مذکورہ سکیم کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی۔

بنک سٹاپ وحدت روڈ لاہور پر پیدل
سڑک کراس کرنے کے لئے پل کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*4337: **سید عثمان محمود**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وحدت روڈ لاہور بنک سٹاپ کے آر پار کثیر تعداد میں سرکاری اور پرائیویٹ سکولز، کالجز اور ایوننگ اکیڈ میاں ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سٹاپ کی دوسری جانب سرکاری سکولز اور کالجز کے ساتھ ساتھ وسیع آبادی پر مشتمل سرکاری وحدت کالونی اور دیگر آبادیاں واقع ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ روزانہ بڑی تعداد میں طلباء و طالبات روڈ ہذا کو کراس کرتے ہیں جس کی وجہ سے ٹریفک جام کے ساتھ ساتھ آئے روز حادثات ہوتے ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سٹاپ پر پیدل چلنے والوں کے لئے پل تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔

(د) حکومت وحدت روڈ بنک سٹاپ پر پُل کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے مگر پل تعمیر کرنے سے درختوں کی کٹائی، گرین بیلٹ کی تباہی، سڑک کی چوڑائی کا کم ہونا جیسے مسائل درپیش آئیں گے۔ پل کی تعمیر کے لئے مناسب جگہ، مناسب پوائنٹس، فنڈز کی دستیابی اور ٹریفک انجینئرنگ پوائنٹ آف ویو کے تحت مذکورہ جگہ کا معائنہ کیا جارہا ہے۔ اس مقصد کے لئے کنسلٹنٹ کی خدمات بھی حاصل کی جائیں گی۔ ان تمام ضروریات کے پورا ہوتے ہی پیڈسٹرین برج کی تعمیر شروع کر دی جائے گی۔ علاوہ ازیں پل کی تعمیر مکمل ہونے تک زیبرا کراسنگ اور بورڈ کی مدد سے پیدل چلنے والوں کے لئے سہولت مہیا کی جائے گی۔

لاہور: پی ایچ اے میں
مستقل اور عارضی ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4411: **جناب محمد مرزا جاوید:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور پی ایچ اے میں کل کتنے ملازم مستقل طور پر ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں، افسران اور اہلکاران کی تعداد سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) لاہور پی ایچ اے میں کل کتنے عارضی ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں، حکومت کب تک ان کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کیا لائحہ عمل طے کیا گیا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پی ایچ اےلاہور میں کل3635مستقل ملازم ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں جن میں سکیل 17 تا20افسران کی تعداد 44اور دیگر اہلکاران سکیل 1 تا16کی تعداد 3591 ہے۔

(ب) پی ایچ اے لاہور میں کل3062ڈیلی پیڈ (عارضی ملازمین)ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں ان ملازمین کو حکومت پنجاب کی طرف سے جاری کردہ معیار اور پالیسی کے مطابق ریگولر کیاجائے گا۔ البتہ اس ضمن میں حکومتِ پنجاب کو بذریعہ چٹھی مورخہ 29-11-2019درخواست کی گئی ہے کہ کس معیار اور قانون کے مطابق عارضی ملازمین کا کیس چلایا جائے کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور میں ایل ڈی اے سے منظور شدہ ہاؤسنگ سکیمز
کی تعداد اور نئی ہاؤسنگ سکیمز کی منظوری سے متعلقہ تفصیلات

*4412**:جناب محمد مرزا جاوید :** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں ایل ڈی اے سے کتنی ہاؤسنگ سکیمز منظور شدہ کس کس مقام پر ہیں؟

(ب) لاہور کے گرین ایریا میں کتنی غیر قانونی سکیمز کے خلاف سال 2019-20میں کارروائی کی گئی ہے؟

(ج) سال2019-20 میں ایل ڈی اے سے کتنی نئی ہاؤسنگ سکیمز کی منظوری ہوئی ان سکیمز کے نام اور مقام سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) لاہور میں موجود منظور شدہ ہاؤسنگ سکیمز کی تعداد 292 ہے لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور میں گرین ایریا میں کل 55 ہاؤسنگ سکیمز ہیں لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جن کے خلاف سال20-2019 میں پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم رولز 2014 اور ایل ڈی اے ایکٹ 1975 کے تحت کارروائی کی گئی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. نوٹس برائے اظہار وجوہ جاری کرنا۔
2. متعلقہ محکموں LESCO, SNGPL کو سروسز کی معطلی کے لئے چٹھی ارسال کرنا۔
3. متعلقہ کلکٹر کو فرد ملکیت جاری کرنے پر پابندی عائد کرنا۔
4. عوام لناس اور متوقع خریداروں کی آگاہی کے لئے پبلک نوٹس جاری کرنا۔
5. ڈائریکٹر اسٹیٹ مینجمنٹ کو کارروائی برائے مسماری اور سوسائٹی آفس کو سربمہر کے لئے خط لکھنا۔
6. متعلقہ تھانے میں ڈویلپر کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کے لئے درخواست دینا۔

غیر قانونی ہاؤسنگ سکیمز کے خلاف سال 2019-20 میں ڈائریکٹر اسٹیٹ مینجمنٹ کی طرف سے کارروائی (مسماری، سوسائٹی آفس کو سربمہر کرنا) کی گئی ہے اور مرحلہ وار جاری ہے۔ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال20-2019 میں ایل ڈی اے سے کل 09ہاؤسنگ سکیمز کی منظوری پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم رولز2014 کے تحت ہوئی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

رحیم یار خان: این اے-178 اور این اے-180 میں
سیوریج لائنوں کے لئے مختص کردہ رقم اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

888:سید عثمان محمود: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ این اے-178 اور این اے-180 میں پچھلے پانچ سالوں میں نئی سیوریج لائنوں کے لئے سالانہ کتنی رقم مختص کی گئی اور کتنی خرچ ہوئی؟

(ب) مذکورہ حلقوں میں سیوریج سسٹم کی صفائی کی مد میں پچھلے پانچ سالوں میں ماہانہ کتنی رقم خرچ کی گئی اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) حکومتِ پنجاب کی طرف سے پچھلے پانچ سالوں میں نئی سیوریج لائنوں کے لئے حلقہ این اے-178 میں 36.200 ملین روپے مختص کئے گئے اور 31.500 ملین روپے خرچ کئے گئے جبکہ حلقہ این اے-180 میں 187.530 ملین روپے مختص کئے گئے اور 164.452 ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں جن کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہے:

حلقہ این اے-178 کی سیوریج لائنوں کے لئے

سالانہ مختص کی گئی اور خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	سال	مختص شدہ رقم (ملین)	خرچ کی گئی رقم (ملین)
1-	2016-17	10.000	10.000
2-	2017-18	10.700	10.700
3-	2018-19	0.750	0.750
4-	2019-20	14.750	10.050
	کل رقم	36.20	31.500

حلقہ این اے-180 کی سیوریج لائنوں کے لئے سالانہ مختص کی گئی اور خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	سال	مختص شدہ رقم (ملین)	خرچ کی گئی رقم (ملین)
1-	2015-16	26.785	26.784
2-	2016-17	59.944	45.908
3-	2017-18	76.986	76.229
4-	2018-19	6.886	6.840
5-	2019-20	16.929	8.691
	کل رقم	187.530	164.452

(ب) سیوریج سسٹم کی صفائی کے لئے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کو کوئی فنڈ مہیا نہیں کئے جاتے۔ سکیموں کی دیکھ بھال اور صفائی کا کام محکمہ لوکل گورنمنٹ و میونسپل کارپوریشن کے ذمہ ہے۔

ایل ڈی اے کی جانب سے تعمیراتی نقشہ کی منظوری کے لئے ایپ متعارف کرانے سے متعلقہ تفصیلات

1013: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے نے تعمیراتی نقشہ کی منظوری کے لئے ایپ تیار کی ہے اس ایپ کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں کیا اس ایپ کے استعمال کے لئے فیس بھی مقرر کی گئی ہے تو اس بابت مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

جی ہاں! یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے نے موجودہ حالات کے پیش نظر عوام عامہ کی سہولت کے لئے تعمیراتی نقشہ کی منظوری کے لئے ایپ متعارف کروائی ہے جو کہ ٹیسٹنگ کے مراحل میں ہے۔ تاحال اس کی کوئی فیس نہ ہے۔ ایپ کے استعمال سے کم وقت میں نقشہ منظوری ممکن ہو سکے گی۔ ایپ کے استعمال سے مالکان رجسٹرڈ آرکیٹکٹ کے ذریعہ اپنی درخواست ون ونڈو پر آئے بغیر آن لائن جمع کروا سکیں گے۔

قصور: مہالم کلاں میں سال19-2018میں
نکاسی آب کی مد میں خرچ کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

1025: چودھری اختر علی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مہالم کلاں قصور میں نکاسی آب کے تحت کتنی رقم سال 19-2018میں خرچ کی گئی ہے اس قصبہ کی کتنی آبادی میں نکاسی کا انتظام ہے؟

(ب) کیا نکاسی آب کا انتظام تمام قصبہ میں ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا نکاسی آب کے نظام کی صفائی کے لئے ملازمین تعینات ہیں تو کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

(د) اس وقت اس قصبہ کے کتنے حصہ میں کب سے نکاسی آب کا پانی کھڑا ہوا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) اس قصبہ میں نکاسی آب کے نظام کی بہتری کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) مہالم کلاں میں نکاسی آب کے دو منصوبے(i)تعمیر پی سی سی اینڈ ڈرینج لاگت 5.000ملین روپے اور(ii)دیہی منصوبہ نکاسی آب و ختم کئے جانے جوہڑ لاگت 9.000ملین روپے2018میں مکمل کئے جا چکے ہیں

(ب) مہالم کلاں میں70فیصد آبادی کے لئے نکاسی آب کا نظام موجود ہے۔ گاؤں کا باقی حصہ نئی آبادیوں پر مشتمل ہے۔

(ج) نکاسی آب کے نظام کی صفائی کے لئے محکمہ نے کوئی ملازم تعینات نہ کیا ہے۔ نکاسی آب کے نظام کی صفائی گاؤں کے رہائشی اپنی مدد آپ کے تحت کر رہے ہیں۔

(د) قصبہ کا تمام پانی محکمہ کے تعمیر کردہ نالہ جات میں ڈالا جاتا ہے جہاں سے زمیندار اس کو آبپاشی کے لئے استعمال کر لیتے ہیں۔ البتہ بعض حصوں میں رہائشیوں کی جانب سے نالیوں کی صفائی نہ ہونے کی وجہ سے وقتی طور پر پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔

(ہ) قصبہ میں نکاسی آب کے نظام کی بہتری کے لئے تحصیل کونسل اقدامات اٹھا رہی ہے اس سلسلہ میں نکاسی آب کا ایک منصوبہ تحصیل کونسل کی زیر نگرانی میں زیر تعمیر ہے۔

سبزہ زار لاہور سکیم کے قیام اور پلاٹوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

1026: چودھری اختر علی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سبزہ زار سکیم لاہور کب کتنے رقبہ پر بنائی گئی تھی؟

(ب) اس سکیم میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے تھے کتنے الاٹ ہو چکے ہیں اور کتنے خالی پڑے ہوئے ہیں ان کو الاٹ نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں یہ کس کس کوٹا کے پلاٹ ہیں جو پلاٹ الاٹ نہیں کئے گئے کیا ابھی تک خالی پلاٹ پڑے ہوئے ہیں یا ان پر غیر قانونی قبضہ ہے ناجائز قابضین کون کون ہیں؟

(ج) اس سکیم میں بیوہ کوٹا / معذور کوٹا کے کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے تھے یہ پلاٹ کن کن کو کتنی قیمت میں کن کن شرائط پر الاٹ کئے گئے تھے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ بیوہ کوٹا / معذور کوٹا کے پلاٹ کے الاٹی کو20 سال بعد ٹرانسفر ہوئے تھے مگر27 سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود ابھی تک ٹرانسفر نہیں ہوئے اس کی وجوہات بتائیں یہ کب تک متعلقہ الاٹیوں کو ٹرانسفر ہوں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) سبزہ زار سکیم فیز1 اور فیز2، مورخہ 24.02.1985 کو منظور ہوئی۔ اس کا کل رقبہ 996.14 ایکڑ ہے۔

(ب) اس سکیم میں کل 12696 پلاٹ ہیں۔

ایک کنال=1368، 10-12 مرلہ=4021،

سات مرلہ= 985، 5 مرلہ=4338، 3 مرلہ=1984

DEM-II کی انونٹری لسٹ کے مطابق تقریباً 2241 پلاٹ الاٹ ہو چکے ہیں۔

آکشن اور ایلوکیشن کے ریکارڈ کے مطابق تقریباً 937 پلاٹ خالی ہیں۔
خالی پلاٹ آکشن اور ایگزیمشن کوٹا کے لئے مخصوص ہیں۔
خالی پلاٹ وقتاً فوقتاً نیلام یا ایگزیمٹ کئے جاتے ہیں اور یہ پلاٹ خالی ہیں۔

(ج) پالیسی کے مطابق تین اور پانچ مرلہ کے تقریباً 350 پلاٹ بے سہارا کوٹا میں الاٹ کئے گئے تھے۔ یہ پلاٹ درخواست گزار بیوہ اور معذور افراد کو بذریعہ قرعہ اندازی بلا معاوضہ مندرجہ ذیل شرائط پر الاٹ کئے گئے تھے۔ پلاٹ بیس سال تک ناقابل انتقال، ناقابل فروخت، ناقابل لیز، ناقابل رہن ہو گا۔ پلاٹ کی فروخت کے متعلق نا کسی کو مختار نامہ دیا جا سکتا ہے نا معاہدہ فروخت کیا جا سکتا ہے۔ اگر کسی مرحلے پر یہ ثابت ہو جائے کہ الاٹمنٹ غلط بیانی سے حاصل کی گئی ہے تو الاٹمنٹ منسوخ کر دی جائے گی۔ پلاٹ کی قیمت کی ادائیگی سے استثنیٰ حاصل کرنے کے لئے الاٹی کو اپنے علاقے کی زکوٰۃ کمیٹی کے سربراہ سے زکوٰۃ کے مستحق ہونے کا تصدیق شدہ سرٹیفکیٹ پیش کرنا ہو گا۔

(د) جی ہاں! یہ درست ہے کہ بیس سال کا عرصہ متعین تھا۔ تاہم پلاٹوں کی الاٹمنٹ سے متعلق مختلف شکایات برائے معذوری وزکوٰۃ سرٹیفکیٹ اور تبدیلی پلاٹ وغیرہ کی بابت 2006 میں ڈائریکٹر مارکیٹنگ وپبلک ریلشنز کی سربراہی میں چھان بین کے بعد انکوائری رپورٹ مرتب کی گئی۔ رپورٹ جو کہ بہت معیاری اور مفصل ہے۔ ایل ڈی اے کی گورننگ باڈی کو بھیجنے کے لئے ورکنگ پیپر تیار کیا جا رہا ہے۔ گورننگ باڈی نے جو احکامات پاس کئے، اس کے مطابق بے سہارا کوٹا کو ڈیل کیا جائے گا۔

لاہور: رائیونڈ روڈ پر موجود
ہاؤسنگ سکیمز میں سیوریج سسٹم کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

1032: جناب محمد مرزا جاوید: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رائیونڈ روڈ لاہور پر کل کتنی ہاؤسنگ سکیمز ایل ڈی اے سے منظور شدہ ہیں؟
(ب) رائیونڈ روڈ پر قائم ہاؤسنگ سکیمز میں سیوریج سسٹم کی لائنیں بچھانے کے لئے ان ہاؤسنگ سکیمز سے کتنی رقم وصول کی گئی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟
(ج) کتنی ہاؤسنگ سکیمز میں ابھی تک سیوریج سسٹم کا کام نامکمل ہے؟
(د) حکومت کب تک ان ہاؤسنگ سکیمز میں سیوریج سسٹم کا کام مکمل کرانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) رائیونڈ روڈ لاہور پر واقع کل پچاس ہاؤسنگ سکیمز ایل ڈی اے سے منظور شدہ ہیں۔
(ب) ایل ڈی اے پی ایچ ایس رولز 2014 کے مطابق پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم کے اندر تمام ترقیاتی کام مکمل کرانے کی ذمہ داری سکیم کے سپانسر کی ہے۔ واسا لاہور نے اس سلسلے میں کوئی رقم وصول نہیں کی۔
(ج) رائیونڈ روڈ پر قائم تیس سکیموں کا سروسز ڈیزائن واسا لاہور سے منظور شدہ ہے جن میں سے 26 سکیموں میں سیوریج کا کام مکمل ہے جبکہ چار سکیموں میں نامکمل ہے۔ ایل ڈی اے پی ایچ ایس رولز 2014 کے نکتہ 36 کے تحت ایل ڈی اے ان سکیموں میں ترقیاتی کاموں میں تاخیر پر سپانسر کو جرمانہ لاگو کرنے کا حق رکھتا ہے۔
(د) ایل ڈی اے پی ایچ ایس رولز 2014 کے تحت جن سکیموں میں ترقیاتی کام بشمول سیوریج سسٹم نامکمل ہے ان کے خلاف ایل ڈی اے کارروائی کا حق رکھتی ہے۔

ضلع لاہور میں محکمہ کے کنٹریکٹ
اور ڈیلی ویجز ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

1049: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ میں کل کتنے ملازمین کس کس گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان میں سے ڈیلی ویجز اور کنٹریکٹ پر کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ضلع لاہور میں گریڈ 1 سے 18 تک 62 اسامیوں پر 59 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ضلع لاہور میں ڈیلی ویجز ملازمین کے لئے نہ کوئی اسامی ہے نہ ہی کوئی ملازم کام کر رہا ہے۔ البتہ ضلع لاہور میں ریگولر اسامیوں پر کام کرنے والے 59 ملازمین میں سے بنیادی پے سکیل 1 سے 14 کے 33 ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں جن کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ صوبہ پنجاب میں اپنے تمام کنٹریکٹ ملازمین بشمول ضلع لاہور کو ریگولر کرنا چاہتا ہے۔ اس ضمن میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو سمری ارسال کر رکھی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

جناب سپیکر: ایک منٹ ذرا ٹھہریں۔ یہ گورنمنٹ بزنس بڑا مختصر ہے یہ کرنے دیں اس کے بعد دیکھتے ہیں۔

آرڈیننس راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2020

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Ravi Urban Development Authority Ordinance 2020.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Ravi Urban Development Authority Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Ravi Urban Development Authority Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Special Committee to be notified later with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) (تنسیخ) ناپسندیدہ کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب 2020

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) (Amendment) Ordinance 2020.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) (Amendment) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution)(Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Special Committee to be notified later with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس(ترمیم)کوآپریٹوسوسائٹیز2020

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Co-operative Societies (Amendment) Ordinance 2020.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Co-operative Societies (Amendment) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Co-operative Societies (Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Special Committee to be notified later with the direction to submit its report within two months.

مسودات قانون

(جوزیرغورلائے گئے)

مسودہ قانون(تدارک وکنٹرول)وبائی امراض پنجاب2020

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Bill 2020. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Bill 2020, as introduced and referred to Standing Committee on Primary and Secondary Healthcare on 8th May 2020, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Bill 2020, as introduced and referred to Standing Committee on Primary and Secondary Healthcare on 8th May 2020, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Bill 2020, as be taken in to consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 32

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 32 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 32 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Bill 2020 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Bill 2020 be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Bill 2020 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2020

MR SPEAKER: Now, we take up the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020, as introduced and referred to Standing Committee on Law on 8th May 2020, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020, as introduced and referred to Standing Committee on Law on 8th May 2020, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of

the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020, be taken in to consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 11

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 11 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020 be passed."

Now, the question is:

"That the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون امتناع ذخیرہ اندوزی پنجاب 2020

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Prevention of Hoarding Bill 2020. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Prevention of Hoarding Bill 2020, as introduced and referred to Standing Committee on Industries, Commerce and Investment on 8th May 2020, may be taken into consideration at once under

rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Prevention of Hoarding Bill 2020, as introduced and referred to Standing Committee on Industries, Commerce and Investment on 08 May 2020, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Prevention of Hoarding Bill 2020 be taken in to consideration at onece."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 18

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, clauses 3 to 18 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That clauses 3 to 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE

MR SPEAKER: Now, Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Schedule of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Prevention of Hoarding Bill 2020, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Prevention of Hoarding Bill 2020, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Prevention of Hoarding Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم)
(پروموشن اینڈ ریگولیشن) پرائیویٹ تعلیمی ادارے پنجاب 2020

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2020. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2020, as introduced and referred to Standing Committee on Schools Education on 8th May 2020, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of the Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2020, as introduced and referred to Standing Committee on Schools Education on 8th May 2020, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2020, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2 and 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 and 3 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 and 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2020, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2020, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 16-جولائی2020دوپہر2:00بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔